عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

عید قرباں

جب پورا عالم اسلام
سُنتِ ابراہیمی علیہ السلام پر عمل کرتے ہُوئے
بارگاہِ الٰہی میں قربانی دیتا ہے
اور خدائے بزرگ و برتر خون کا پہلا قطرہ زمین پر
گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنیوالے اپنے بندے
کی بخشش فرما دیتے ہیں۔

اُمِّ یحییٰ رح

ایک عجیب و غریب خاتون
جس کی دن بھر کی گفتگو قرآنی آیات کے
ذریعے ہوتی تھی۔

نصاریٰ کی پیداوار

مرزا غلام قادیانی

یہود کیلئے عظیم خدمت
یہی مثلث عالم اسلام کو تباہ کرنیکے درپے ہے

خوشی

جسٹس (ریٹائرڈ)

ڈی اے پٹیل

ذکریوں کا
ایڈووکیٹ جنرل

ماہ ذی الحجہ

تاریخی یادیں اور فضائل و مسائل

مولانا مشتاق احمد عباسی

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حج کی وجہ سے اس ماہ مبارک کو ذی الحجہ یا ذی الحج کہا جاتا ہے۔ اسلام کے احکامات و عبادات میں سے بعض بدنی اور بعض مالی ہیں حج بیت اللہ ایسی عبادت ہے جس میں مال وقت اور بدن خرچ ہوتا ہے۔ قرآن مجید سورہ والفجر میں اس ماہ کے اول عشرہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ ظاہر ہے یہ اس ماہ کی عظمت و بزرگی کی بناء پر ہے۔ اس ماہ کی ۹ تاریخ کو عرفہ کا دن ہوتا ہے یعنی حجاج کرام میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ ۱۰ تاریخ کو مشہور عبادت قربانی بجالائی جاتی ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ کسی نے اگر منت مانی کہ وہ افضل ترین دن روزہ رکھے گا تو اسے عرفہ کے دن روزہ رکھنا چاہیے۔

زمانہ رفتہ اور ذی الحجہ

پہلی عید الاضحیٰ ۱۰ ذی الحجہ ۲ھ میں ہوئی۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح ذی الحجہ ۶ھ میں ہوا حجۃ الوداع کے لیے مکہ مکرمہ میں داخلہ ۴ ذی الحجہ ۱۰ھ میں ہوا۔ خلیفہ دوم فاروق اعظم حضرت عمر بن الخطابؓ پر قاتلانہ حملہ ۱ ذی الحجہ ۲۳ھ میں ہوا۔ جامع القرآن سیدنا حضرت عثمان بن عفانؓ کی شہادت ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں ہوئی۔ ترجمان القرآن حبر الامۃ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی وفات یکم ذی الحجہ ۶۸ھ میں ہوئی۔ مشہور ادیب و شاعر و سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی کی وفات ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۱۴ء ہوئی۔ فقیہ جلیل حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ مہتمم جامع اشرفیہ لاہور کی وفات ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ میں ہوئی۔ رئیس المبلغین جانشین مولانا محمد الیاسؒ حضرت مولانا محمد یوسف المعروف حضرت جی کی وفات ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۶۵ء ہوئی۔ مفتی اعظم قائد تحریک نظام شریعت حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی وفات ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ میں ہوئی۔ (بحوالہ خلافت راشدہ جنتری)

مشہور عبادت حج بیت اللہ ذی الحجہ میں بجالائی جاتی ہے۔

حج بیت اللہ وہ عظیم عبادت ہے جس میں کئی عبادتیں شامل ہیں۔ اس عظیم عبادت میں جان، مال اور وقت تینوں کی قربانی ہے۔ یہ عبادت مجاہدانہ، سرفروشانہ، عاشقانہ اور زاہدانہ ہے۔ اس عبادت میں بندہ مومن یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اللہ کے نام پر وقت، مال اور جان قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔ نیز وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ مسلمان بندہ آخرت ہے نہ کہ بندہ مال و زر۔

حاجی نہا دھو کر سفید کفن کا لباس پہن کر خود کو موت کے لیے تیار کر لیتا ہے۔ وہ اپنی خودی و ہستی کو مٹا دیتا ہے۔ وہ عاشقوں دیوانوں کی طرح لبیک اللہم لبیک کے ترانے گاتا ہے۔ کبھی اس پہاڑی پر چڑھتا ہے کبھی اس پہاڑی پر چڑھتا ہے۔ کبھی غلاف کعبہ پکڑ کر روٹھے رب کو مناتا ہے۔ کبھی حجر اسود کو چوم کر دل کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ کبھی منیٰ کے میدان میں کبھی عرفات کے میدان میں گرمی کی شدت برداشت کر کے آخرت کی گرمی سے پناہ مانگتا ہے۔

حج بیت اللہ اور مساوات

دنیا کے ہر کونے ہر خطے سے امیر غریب، ان پڑھ پڑھے لکھے، بادشاہ و گدا سب اپنی ہستی کو مٹا کر ایک ہی جگہ دیوانہ وار طواف کرتے ہیں منیٰ میں جمع ہوتے ہیں۔ عرفات میں گڑگڑاتے ہیں۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر انما المومنون اخوۃ کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ نیز وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی بڑائی نہیں عظمت و بڑائی کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ یہاں کالے گورے عربی عجمی امیر و غریب کے سارے فرق ختم ہو جاتے ہیں۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی سبھی ایک ہوئے
پہنچے جو تری دربار میں تو سبھی ایک ہوئے

فضائل

ذوالحجہ میں ان احکامات پر عمل کیا جائے۔

۱۔ یکم ذوالحجہ سے نویں تاریخ تک روزے رکھے جائیں اور راتوں کو عبادت کے ساتھ بیدار رہا جائے۔

۲۔ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ کر چکا ہو وہ یکم ذوالحجہ سے قربانی ہونے تک ناخن اور بال نہ بنوائے۔

۳۔ بہتر یہ کہ ذی الحجہ کی چاند رات ہی سے شب بیداری اور پہلی ہی تاریخ سے روزہ رکھنا چاہیئے۔

۴۔ نویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک تکبیرات تشریق کہی جائیں۔

۵۔ قربانی کے جانور بے عیب کو خرید کر خوب خدمت کی جائے تا کہ عمدہ سے عمدہ ہو جائے۔

۶۔ ایام عید میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ حدیث میں ہے یہ کھانے پینے کے دن ہیں اللہ کی طرف سے مہمانی ہیں ان میں روزہ نہ رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کوئی دن ایسے نہیں ہیں جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں سے زیادہ پسند ہوں۔ (بخاری)

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ عرفہ (یعنی نو ذوالحجہ) کا ایک روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہ (صغیرہ) کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ کی دونوں راتوں میں طلب ثواب کے لیے بیدار رہا اس کا دل اس دن زندہ رہے گا جس دن سب کا دل مردہ ہو گا۔ (ترغیب)

تکبیر تشریق

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن اللہ کے نزدیک نہ عشرہ ذی الحجہ کے دنوں سے افضل ہے اور نہ

باقی صفحہ ۲۲ پر

جلد نمبر ۱۱ ——— شمارہ نمبر ۲

بتاریخ :- ۳ تا ۹ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

بمطابق :- ۵ تا ۱۱ جون ۱۹۹۲ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

پرنٹر ــــ عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	ماہ ذی الحجہ	۲
۲	نعت رسول مقبول	۴
۳	درابِ چیمبل کی طرف سے ذکریوں کی وکالت (اداریہ)	۵
۴	ام یحییٰ اور قرآن مجید	۶
۵	نیک دل لوگوں کی قبروں کے واقعات	۸
۶	بچوں کی نگہداشت	۱۱
۷	داستانِ ازلا	۱۲
۸	مرزا قادیانی سے نادر کی انٹرویو	۱۴
۹	مرزا قادیانی کی یہود کے لئے خدمت	۱۹
۱۰	تقویٰ	۲۱
۱۱	قربانی کا ایک مسئلہ	۲۱
۱۲	مکتوب فیصل آباد	۲۳
۱۳	قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ ہیں	۲۴
۱۴	شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ	۲۵
۱۵	تعارف و تبصرہ	۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نائب سرپرست

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نگران اعلیٰ

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

چندہ

سالانہ ——— ۱۵۰ روپے

ششماہی ——— ۷۵ روپے

سہ ماہی ——— ۴۵ روپے

فی پرچہ ——— ۳ روپے

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ

کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان۔ فون نمبر:- 7780337

LONDON OFFICE:

35 STOCKWELL GREEN

LONDON SW9 9HZ U.K.

PHONE: 071-737-8199.

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام " ہفت روزہ ختم نبوت "

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳

کراچی پاکستان ارسال کریں۔

قیام مدینہ منورہ کے دوران طیبہ کے گلی کوچے

جنت سے حسیں دیکھے

جس کی یہ تمنا ہو فردوس بریں دیکھے
وہ چشم بصیرت سے طیبہ کی زمیں دیکھے

جنت بھی حسیں ہو گی، "لاریب" مگر واعظ
طیبہ کے گلی کوچے جنت سے حسیں دیکھے

جو گنبد خضریٰ کا دہلیز نشیں دیکھا
کرتے ہوئے رشک اس پر افلاک نشیں دیکھے

ہاں ان کے مقدر پر بے ساختہ رشک آیا
خوش بخت کبوتر جب روضے کے قریں دیکھے

جب غار حرا دیکھا تو چشم تصور میں
"اقراء" کا لئے نامہ، جبریل امینؑ دیکھے

دیکھا جو اُحد میں نے، اس دیں کے تناظر میں
تو دیں کی حفاظت میں زخمی شہ دیں صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے

وہ تاب نہیں اس میں خورشید نے جس دن سے
اس حسن مجسم کے، انوار جبیں دیکھے

ما بین دو نبیوںؑ کے اٹھیں گے جو محشر میں ف
"دو" گنبد خضریٰ میں ایسے بھی مکیں دیکھے

جلوے جو نظر آئے سلمان حضوری میں
پہلے نہ کبھی دیکھے، پہلے نہ کہیں دیکھے

سید سلمان گیلانی

ف ہم تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں قرب قیامت میں نازل ہوں گے اور اپنی بقیہ زندگی بحیثیت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی گذار کر اس دنیا سے طبعی طور پر انتقال فرمائیں گے اور آنحضورؐ کے ساتھ گنبد خضریٰ میں اس طرح دفن ہوں گے کہ ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے درمیان میں سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا صدیق اکبرؓ ہوں گے۔ اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے ساتھ خالی جگہ پر جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہی مختص ہے وہیں آپ دفن ہوں گے اور بحکم احادیث کے مطابق قیامت میں اسی ترتیب سے اٹھیں گے۔ (سلمان)

ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل کیطرف سے ذکریوں کی وکالت

ذکریوں کی حمایت میں ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل نے ایک بیان دیا ہے۔ وہ بیان یہ ہے :-

کراچی (نیوز ڈیسک) پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن کے چیئرمین جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل نے اقلیتی ذکری فرقہ کو ہراساں کئے جانے پر تشویش کا اظہار کیا ہے ایک اخباری بیان میں انہوں نے صوبائی اور مرکزی حکومتوں پر زور دیا ہے کہ ذکری فرقہ کے افراد کا تحفظ کریں اور انہیں اپنے عقائد کے مطابق رسوم ادا کرنے کی اجازت دی جائے انسانی حقوق کمیشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ انہیں اقلیتی فرقوں اور اقلیتی مذاہب کے افراد سے شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ انہیں امتیازی سلوک اور انتقام کا نشانہ بنایا جارہا ہے جن میں تازہ ترین اقلیتی فرقہ ذکری کی طرف سے ملی ہے جس کے مطابق انہیں اپنے عقیدے کے مطابق سالانہ زیارت سے روکا جارہا ہے۔ (جنگ لاہور)

ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل کا تعلق ایک اقلیتی گروہ سے بتایا جاتا ہے غالباً وہ پارسی ہیں۔ پاکستان میں بہت سے اقلیتی گروہ ہیں جن میں پارسی، ہندو، سکھ اور قادیانی سرفہرست ہیں لیکن پارسیوں، ہندوؤں اور سکھوں کو یہاں کے مسلمانوں سے کوئی شکایت نہیں ہوئی اور نہ ہی مسلمانوں کو ان سے کوئی شکایت ہے اس لئے کہ وہ خود کو اقلیت بھی سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کے جو شعائر ہیں انہیں بھی وہ استعمال نہیں کرتے۔ نہ ہی خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اس کا انکار خود پٹیل صاحب بھی نہیں کر سکتے۔ جہاں تک ذکریوں کا تعلق ہے تو پٹیل صاحب کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ ان کے خلاف انتقامی کارروائی کی جارہی ہے اور امتیازی سلوک برتا جارہا ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ وہ غیر مسلم ہو کر اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر رہے ہیں مثلاً حج کو ہی لے لیجئے یہ ارکان اسلام میں سے ایک بنیادی رکن ہے کسی غیر مسلم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس اہم ترین اسلامی رکن کو استعمال کرے اور اپنا الگ کعبہ بنا کر اس کے طواف کو حج کا نام دے جوہڑ کا نام آب زم زم۔ کوہ مراد کو صفا مروہ اور ایک میدان کو میدان عرفات کہے۔ جبکہ ذکری خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں اور اسلام کے نام پر معنوعی اسلام پیش کر رہے ہیں جس کی مسلمان قطعاً اجازت نہیں دے سکتے۔ دراب پٹیل صاحب کو ذکریوں کی وکالت کرنے سے قبل یہ بات ضرور سوچنی چاہئے کہ وہ جن لوگوں کی وکالت کر رہے ہیں کہیں وہ اکثریت کی دلآزاری تو نہیں کر رہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ پارسی، ہندو، سکھ کسی کو شکایت نہیں صرف قادیانیوں اور ذکریوں کو ہی شکایت کیوں ہے؟ بات واضح ہے کہ یہ دونوں گروہ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں اور انہوں نے خود کو اقلیت بھی تسلیم نہیں کیا جو ملکی قانون کی صریح خلاف ورزی اور بغاوت ہے دراب پٹیل صاحب کا عدلیہ سے تعلق رہا ہے وہ قانون کی پیچیدگیوں کو خوب جانتے ہیں انہیں یہ بات قطعاً زیب نہیں دیتی کہ وہ ملک کے باغیوں اور قانون کے مخالفوں کی وکالت کریں۔

جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل صاحب پہلے قادیانیوں کے حق میں بھی ایسا ہی بیان دے چکے ہیں ہمیں افسوس ہے کہ وہ قادیانیوں اور ذکریوں کی تو ہر بات کا اعتبار کر لیتے ہیں لیکن اکثریت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ذکریوں نے حال ہی میں سعید احمد نامی ایک شخص کو دھوکہ سے لیجا کر ٹھٹھہ میں شہید کر دیا جبکہ قادیانی جڑانوالہ کے نواحی چک میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے علاوہ ایک مسلمان کو شہید کر چکے ہیں کھاریاں کے نزدیکی گاؤں میں بھی ایک مسلمان ان کی فائرنگ سے شہید ہوا۔ ساہیوال میں دو شہید کئے سکھر میں صبح کی نماز کے وقت منزل گاہ مسجد میں بم پھینکا جس سے دو مسلمان شہید اور متعدد نمازی زخمی ہوئے اسی طرح مسجد کے تقدس کو بھی پامال کیا گیا۔

در اب بٹیل صاحب خود ہی بتائیں کہ تخریب کاری اور اشتعال انگیزی کون کر رہا ہے؟ انہیں چاہیئے کہ وہ حقائق سے چشم پوشی نہ کریں اور ان دونوں تخریب کار گروہوں کی وکالت چھوڑ دیں ورنہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ وہ جس تنظیم کے چیئرمین ہیں وہ قادیانیوں اور ذکریوں نے بنوائی ہے اور انہیں کی سرپرستی و مالی تعاون سے ان کی یہ نام نہاد تنظیم چل رہی ہے۔

اُمِّ یحییٰؒ اور قرآن مجید

مراسلہ:۔ ذوالقرنین طارق

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا۔ اثنائے سفر میں مجھے ایک بوڑھی خاتون ایک مقام پر بیٹھی ہوئی ملی۔ اس نے اون کا کرتا پہن رکھا تھا اور اون کی ہی اوڑھنی اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے اس کے پاس جا کر کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاتون نے جواب میں کہا: سلام قولا من رب رحیم (یٰسین - ۵۸)

میں نے پوچھا: "اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟"

خاتون:۔ من یضلل اللہ فلا ھادی لہ (الاعراف - ۱۸۶)

ترجمہ (جسے اللہ گمراہ کر دے اس کو راہ بتانے والا کوئی نہیں)

میں نے خیال کیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے یا اپنے قافلے سے بچھڑ گئی ہے۔

چنانچہ اس سے پوچھا "تمہارا ارادہ کہاں جانے کا ہے؟"

خاتون: سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔

(پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک) (بنی اسرائیل ۱)

میں سمجھ گیا کہ وہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو چکی ہے اور اب بیت المقدس ( ) جانا چاہتی ہے۔

اب میں نے پوچھا: کب سے یہاں بیٹھی ہو؟

خاتون: ثلٰث لیال سویا (مریم - ۱۰)

(پوری تین راتیں)

میں نے کہا: "تمہارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ یہ وقت تم نے کیونکر گزارا؟"

خاتون: ھو یطعمنی و یسقین (الشعراء ۷۹)

(وہی اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (یعنی اللہ میرے رزق کا بندوبست کر دیتا ہے)

میں نے کہا: "وضو کیسے کرتی ہو؟"

خاتون: فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (المائدہ - ۶)

(نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمم کر لو)

مطلب یہ کہ پانی نہیں ملتا تو تیمم کر لیتی ہوں۔

میں نے پوچھا "میرے پاس کھانا ہے کھاؤ گی؟"

خاتون: اتموا الصیام الی اللیل (البقرہ - ۱۸۷)

(روزوں کو رات تک پورا کرو) مطلب یہ کہ میں روزے سے ہوں۔

میں نے کہا "یہ رمضان المبارک کا مہینہ تو نہیں ہے"

خاتون: ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم (البقرہ - ۱۵۸)

(جو بطور نفل کے نیک کام کرے تو اللہ قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے) مطلب یہ کہ میرا نفلی روزہ ہے۔

میں نے کہا: "سفر کی حالت میں تو فرض (رمضان کا) روزہ نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔"

خاتون: وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون (البقرہ - ۱۸۴)

(اور اگر تم روزہ رکھو تو تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم کو ثواب کا علم ہو)

میں نے کہا: "جس طرح میں تم سے باتیں کر رہا ہوں تم اس طرح کیوں مجھ سے باتیں نہیں کرتیں؟"

خاتون: ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید (قٓ - ۱۸)

انسان جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے اس پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے)

مطلب یہ کہ انسان کو اپنی ہر بات کا جوابدہ ہونا پڑیگا۔

میں نے پوچھا: "تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟"

خاتون: لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا (بنی اسرائیل - ۳۶)

(جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو کہ بلاشبہ کان، آنکھوں اور دل سب سے باز پرس ہوگی۔)

مطلب یہ کہ ایسی باتوں سے کان اور دل کو آلودہ نہ کرو جن کا جواب دینا پڑے۔

میں نے کہا: "معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی"

خاتون: لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم (یوسف - ۹۲)

(آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے)

میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم کو اپنی اونٹنی پر بٹھا کر لے چلوں اور جہاں جا رہی ہو وہاں پہنچا دوں"

خاتون : وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ

(البقرہ - ۱۹۷)

(اور نیکی کا کام جو تم کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے)

میں یہ سن کر اونٹنی اس کے قریب لے گیا اسے بٹھایا اور خاتون سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ مگر وہ سوار ہونے سے پہلے بولی:

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم

(النور - ۳۰)

(مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں)

مطلب یہ کہ تم اپنی آنکھیں بند کر لو یا منہ پھیر کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں بلا جھجک سوار ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اس سے کہا "اب سوار ہو جاؤ"

جب وہ خاتون سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی کھڑی ہوئی اور اس کی اوڑھنی کجاوے سے الجھ کر پھٹ گئی۔ میں نے اس پر اظہار افسوس کیا تو وہ بولی۔

ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر (الشوریٰ - ۳۰)

(تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ بہت سی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔) یعنی اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہے۔

میں نے کہا "ذرا ٹھہرو، میں اونٹنی کے پاؤں باندھ دوں تاکہ تم اطمینان سے سوار ہو سکو۔"

خاتون : ففھمنٰھا سلیمٰن (الانبیاء - ۷۹)

(پس ہم نے سمجھا دیا سلیمانؑ کو)

یعنی اونٹنی کے پاؤں ضرور باندھو۔ یہ اسی طرح سمجھے گی۔

میں نے اونٹنی کے پاؤں باندھے اور اسے کہا اب سوار ہو جاؤ۔ وہ سوار ہو گئی اور یہ آیت پڑھی۔

سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہ مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون (الزخرف ۱۳-۱۴)

(پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا مطیع کر دیا اور ہم اس کی صلاحیت نہ رکھتے تھے اور بے شک ہم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں)

میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور اس کو ہنکاتے ہوئے چل پڑا۔ میری رفتار بھی تیز تھی اور جوش میں میری آواز بھی بہت بلند ہو گئی۔ اس پر وہ خاتون بولی:

واقصد فی مشیک واغضض من صوتک

(لقمٰن ۱۹)

(اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز کو پست رکھو)

اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور ساتھ ہی حدی خوانی کرنے لگا۔ اس پر خاتون نے کہا:

فاقرءوا ما تیسر من القرآن (المزمل - ۲۰)

(پڑھو جتنی توفیق ہو قرآن سے)

مطلب یہ کہ اس حدی خوانی سے بہتر ہے کہ قرآن پاک سے کوئی رکوع پڑھو۔

میں نے کہا "اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت سی خوبیاں دی ہیں، سب لوگ تم جیسے کس طرح بن جائیں۔" اس پر وہ بولی:

وما یذکر الا اولوا الالباب (آل عمران ۷)

(یعنی صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں)

پھر میں نے چلتے چلتے اس سے پوچھا "کیا تمہارا شوہر بھی ہے؟" اس نے کہا:

یآ ایھا الذین اٰمنوا لاتسئلوا عن اشیآء ان تبد لکم تسؤکم (المائدہ - ۱۰۱)

(اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہوں)

اب میں خاموش ہو گیا اور چلتے چلتے قافلے کے قریب جا پہنچا۔ میں نے خاتون سے پوچھا: "کیا قافلے میں آپ کا کوئی قرابت دار ہے؟" اس نے کہا:۔

المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا

(الکہف - ۴۶)

(مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں)

میں نے سمجھ لیا کہ قافلے کے ساتھ اس کے بیٹے موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: "کوئی نشان ہو تو بتاؤ تاکہ میں ان کو تلاش کروں"

وہ بولی:

وعلامات وبالنجم ھم یھتدون

(النحل - ۱۶)

(یعنی علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ پاتے ہیں)

میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے قافلے کے رہبر ہیں چنانچہ میں اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے قافلے میں چکر لگانے لگا اور اس سے کہا کہ اپنے بیٹوں کو ڈھونڈے۔ وہ بولی:

واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا ۝ (النساء ۱۲۵)

وکلم اللہ موسیٰ تکلیما ۝ (النساء ۱۶۴)

یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ ۝ (مریم ۱۲)

(اور بنایا اللہ نے ابراہیم کو دوست۔ اور بات کی موسیٰ سے اچھی طرح۔ اے یحییٰ پکڑ لو کتاب کو مضبوطی سے)

مطلب یہ کہ تم ابراہیم، موسیٰ اور یحییٰ کے نام لے کر آواز دو۔ یہ سن کر میں نے زور سے آواز دی یا ابراہیم یا موسیٰ یا یحییٰ۔ فوراً تین خوبصورت نوجوان ایک خیمے سے نکلے اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ اپنی والدہ کو اونٹنی سے اتارا۔ جب ہم اطمینان سے بیٹھ گئے تو خاتون نے اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر یہ آیت پڑھی:

فابعثوا احدکم بورقکم ھٰذہ الی المدینۃ فلینظر ایھا ازکیٰ طعاما فلیاتکم برزق منہ

(الکہف - ۱۹)

(اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو۔ پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا پاکیزہ ہے سو اس میں سے تمہارے لئے کچھ کھانا لے آئے۔)

یہ سنتے ہی ایک نوجوان دوڑ گیا اور قریبی شہر سے کچھ کھانا خرید کر لے آیا۔ وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو خاتون نے کہا:

کلوا واشربوا ھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ (الحاقہ ۲۴)

باقی ص ۲۴ پر

عالمِ برزخ

نیک لوگوں کی قبروں کے کشادہ ہونے کے واقعات

از: حضرت مولانا جمیل احمد صاحب دہلوی مدظلہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ———

حضرت شریک بن عبداللہ کا بیان ہے کہ کوفہ میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا تو میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور اس کو دفن کرنے کے لئے قبر میں اترا۔ اس کو دفن کرکے اس کی اینٹوں کو برابر کر دیا۔ پھر اچانک ایک اینٹ اپنی جگہ سے سرک گئی۔ اور قبر کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ کعبہ کی تصویر سامنے تھی اور طواف کی جگہ میرے سامنے قبریں دور دور تک نظر آئی۔

قبر کشادہ ہوگئی!

حضرت جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ۔ ایک شخص کسی میت کے جنازہ میں شریک ہوا اور اس کو قبر میں اتارتے وقت اس نے کہا وہ ذاتِ خداوندی جس نے جنین (پیٹ کے بچہ) پر اس کی ماں کے شکم میں آسانی کردی۔ وہ اس چیز پر قدرت رکھتی ہے۔ کہ تجھ پر قبر میں آسانی کر دے۔ چنانچہ اس کی قبر کشادہ ہوگئی۔

(ابن ابی الدنیا)

حضرت عبدالرحمٰن بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ "میں احنف بن قیس کے جنازہ میں شامل ہوا۔ اور میں بھی ان کی قبر میں ان کو اتارنے کے لئے داخل ہوا۔ میں جب ان کی قبر کو برابر کر چکا تو میں نے ایک جھروکے سے دیکھا کہ ان کی قبر حدِ نگاہ تک کشادہ کر دی گئی۔ میں نے دوسرے لوگوں کو اس کی خبر دی لیکن میرے سوا کسی کو یہ منظر دکھائی نہ دیا (ابن عساکر)

حضرت صلت بن حکیم کا بیان ہے کہ "ابو زید بحرین کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بحرین میں ایک مسافر میت کو غسل دیا۔ میں نے یہ عجیب منظر دیکھا کہ اس کے گوشت پر لکھا تھا طوبیٰ لک یا غریب (اے مسافر تیرے لئے مبارک ہو)

(موت کا جھٹکا صفحہ ۱۸۵)

قبر میں رحمتِ خداوندی، خوشبو والے عمل

حضرت مغیرہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن غالب حدانیؒ ایک معرکہ میں شہید ہوگئے جب وہ اپنی قبر میں دفن کیے گئے لوگوں نے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو محسوس کی۔ ان کے خاندان کے کسی آدمی نے حضرت عبداللہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا۔ تم نے کیا کام انجام دیا؟ انہوں نے جواب دیا میں نے بہت اچھا کام انجام دیا۔ پھر خواب دیکھنے والے نے دریافت کیا تم کس طرف گئے۔ انہوں نے جواب دیا میں جنت کی طرف گیا۔ پھر دریافت کیا اس کے اسباب کیا ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ پر کامل یقین۔ طویل تہجد گزاری اور روزہ رکھ کر دوپہر کی شدید تشنگی برداشت کرنے کے سبب یہ مقام میسر آیا۔ پھر دریافت کیا۔ یہ قبر سے کیسی خوشبو آرہی ہے۔ انہوں نے جواب دیا تلاوتِ قرآن اور روزوں میں پیاس کی شدت برداشت کرنے کی وجہ سے آرہی ہے۔ (ابو نعیم)

حضرت مالک بن دینار کا بیان ہے کہ میں خود عبداللہ بن غالبؒ کی قبر میں اترا تھا میں نے مٹی اٹھائی تو مشک کے مانند معلوم ہوئی۔ لوگ مٹی لینے کے لئے ٹوٹ پڑے فوراً قبر برابر کر دی گئی تاکہ لوگ مٹی نہ لے سکیں۔

(کتاب الزہد)

مغیرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ یہ مشک کی خوشبو کیسی ہے جو کہ تمہاری قبر سے اٹھ رہی ہے اس نے کہا کہ یہ خوشبو تلاوتِ قرآن اور روزوں کی پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

سینے پر چنبیلی کا گلدستہ!!

سکین بن بکیر عجلیؒ کہتے ہیں کہ رواد عجلیؒ کا جب انتقال ہوگیا اور لوگ ان کی قبر کے پاس گئے تو قبر میں اترنے والے نے دیکھا کہ ریحان بچھا ہوا ہے ایک شخص نے قبر سے اس ریحان کا کچھ حصہ لے لیا۔ اور اپنے گھر لایا۔ سترہ دن تک وہ تر و تازہ رہا صبح و شام لوگ اس کے گھر ریحان دیکھنے آتے۔ لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر اس وقت کے حاکم نے اس شخص سے ریحان کو لے لیا۔ ریحان حاکم وقت کے گھر سے گم ہوگیا۔ لیکن کس طرح گم ہوا یہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ (کتاب الرقۃ والبکاء ابن ابی الدنیا)

محمد بن مخلد دوریؒ کہتے ہیں کہ میری ماں کا انتقال ہوگیا۔ ان کو دفن کرنے کے لئے جب میں قبر میں اترا تو میری ماں کی قبر سے متصل جو قبر تھی اس میں ایک دراز کھل گئی۔ میں نے دیکھا ایک شخص نیا کفن پہنے ہوئے تھا اور اس کے سینے پر چنبیلی کا تر و تازہ گلدستہ تھا۔ میں نے سونگھا وہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ میرے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سونگھا۔ پھر میں نے اس گلدستہ کو وہیں رکھ کر قبر کی دراز کو بند کر دیا۔ اور اپنی ماں کو دفن کرکے واپس آئے۔ (اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب)

خوشبودار ریحان لہرا رہا تھا:

جعفر سراج نے اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے قریب ایک قبر کھل گئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ اس قبر کے مردے کے سینہ

پر ریحان لہرا رہا ہے۔ (ابن الجوزی)

سات قبریں تھیں خوشبو آرہی تھی:

ابن جوزیؒ نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کا ایک ٹیلا ۲۷۶ھ میں کھل گیا۔ اس کے اندر سے سات قبریں ایک ہی جگہ پر حوض کی طرح نکل پڑیں۔ ان قبروں میں سات مردے دفن تھے۔ پتہ نہیں کب دفن ہوئے تھے۔ لیکن ان کے بدن بالکل صحیح و سالم تھے۔ اور ان کے کفنوں میں سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ ان میں ایک مردہ جو جوان تھا، سر پر کالے کالے بال تھے۔ ہونٹوں پر تراوٹ تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے اس نے ابھی پانی پیا ہے۔ اور آنکھیں ایسی تھیں گویا ابھی سرمہ لگایا ہے۔ اس کے پہلو میں تلوار کا ایک گہرا زخم تھا۔ بعض لوگوں نے چاہا کہ اس نوجوان شخص کے سر کے بالوں میں سے تھوڑے سے بال لیں لیکن جب ہاتھ لگایا تو بال اتنے مضبوط تھے جیسے زندہ انسانوں کے بال ہوتے ہیں پھر اسی طرح ان لاشوں کو رہنے دیا یا ان کو بند کر دیا۔ اس کے متعلق کچھ مذکور نہیں۔

(تاریخ ابن الجوزی)

واقعی وہ مشک تھی!

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت سعد بن معاذؓ کی قبر کھودی میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ان کی قبر جنت البقیع میں کھودی گئی تھی۔ جس وقت ہم ان کی قبر کی مٹی کھود رہے تھے تو قبر میں سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ (طبقات ابن سعد)

محمد بن شرجیل بن حسنہؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک آدمی نے سعدؓ کی قبر سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور اس کو گھر لے گیا تو واقعی وہ مشک تھی۔ (ابن سعد)

حدِ نظر تک قبر کشادہ ہوگئی:

ابو غالب صاحبِ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:۔ ملک شام میں ایک جوان شخص کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا کہ ذرا آپ یہ تو بتایئے اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو میری ماں کے حوالے کر دے تو میری ماں میرے ساتھ کیا برتاؤ کرے گی۔ چچا نے کہا واللہ تیری ماں تو فوراً تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔ اس نوجوان نے کہا اللہ تعالیٰ میری ماں سے زیادہ شفیق و مہربان ہے۔ یہ کہہ کر اس کی روح پرواز کر گئی۔ تجہیز و تکفین کے بعد اس کو قبرستان لے گئے۔ ابو غالب کا بیان ہے کہ میں بھی اس کے چچا کے ساتھ گیا۔ اور اس کو قبر میں اتارا۔ اس کو قبر میں رکھ کر اس پر اینٹیں برابر کر دیں۔ اچانک ایک اینٹ اپنی جگہ سے گر پڑی۔ اس کا چچا کود کر پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے اس کی گھبراہٹ اور غیر معمولی حالت کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا بات ہے؟ اس کے چچا نے کہا کہ اس کی قبر جو ایک اینٹ گرنے سے کھل گئی تھی۔ میں نے اس کے اندر دیکھا کہ قبر نور سے بھر گئی ہے اور قبر تاحدِ نگاہ کشادہ ہوگئی ہے۔

(ابن ابی الدنیا)

مرتے وقت کلمہ کہا تھا قبر کھل گئی۔

محمد بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت ہے کہ:۔ ان کا ایک بھانجا تھا، مرنے سے پہلے اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم ہے۔ میری ماں سے زیادہ شفیق ہے۔ پھر انتقال کے بعد جب اس کو قبر میں رکھا گیا تو ایک سوراخ سے میں نے جھانک کر دیکھا کہ حدِ نگاہ تک کشادگی تھی۔ میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ تو نے یہ منظر دیکھا؟ اس نے کہا ہاں! تجھے مبارک ہو بھانجے کی نیک بختی۔ میرے ساتھی نے یہ بھی کہا کہ یہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا بڑا اچھا گمان تھا اور اس نے اچھا کلمہ مرتے وقت کہا تھا۔ (ابن ابی الدنیا)

بصرہ تک قبر کشادہ ہوگئی:

ابو بکر بن ابی مریمؒ روایت کرتے ہیں کہ بنی حضرمیؒ کے ایک بزرگ اور صالح شخص کا واقعہ ہے کہ آپؒ کا ایک نوجوان بھتیجا تھا وہ بے فکر نوعمروں کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ شیخ بنی حضرمی اس کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ جب اس نوجوان کا انتقال ہوگیا۔ اور تجہیز و تکفین کے بعد جب اس کے چچا نے اس کو قبر میں اتار کر اس کی اینٹیں برابر کر دیں۔ تو چچا کو کسی معاملہ میں ذرا شک ہوا اور کچھ اینٹوں کو ہٹا کر قبر میں جھانکنے لگے۔ اس وقت انہوں نے دیکھا کہ اس کی قبر بصرہ کے قبرستان سے بھی زیادہ کشادہ ہوگئی تھی۔ اور بھتیجا اس کے وسط میں آرام کر رہا تھا، یہ دیکھ کر اینٹوں کو برابر کر دیا اور اس کے گھر آکر اس کی بیوی سے پوچھا کہ وہ کونسا خاص عمل کیا کرتا تھا؟ اس کی بیوی نے کہا کہ اس کا معمول تھا کہ جب مؤذن یہ کہتا تھا:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ :

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ :

تو اس کے جواب میں یہ بھی کہتا کہ:-

وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ وَاُلْقِنُهَا مَنْ تَوَلّٰى عَنْهَا.

میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی تو نے دی ہے اور جو شخص اس سے اعراض کرے گا میں اس کو اس گواہی کی تلقین کروں گا۔

یہ کلمہ ہر اذان کے وقت میں اس کے منہ سے سنا کرتی تھی۔ (ابن ابی الدنیا)

سبزے اُگے ہوئے تھے:

حضرت عاصم سقطیؒ کہتے ہیں کہ بلخ میں ہم نے ایک قبر کھودی۔ جب وہ قبر تیار ہوگئی۔ تو اس کے نیچے سے ایک دوسری قبر کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی قبر میں قبلہ رُو بیٹھا ہوا ہے۔ وہ سبز تہبند باندھے ہوئے ہے۔ اور اس کے ارد گرد سبزے اُگے ہوئے ہیں۔ اس بوڑھے آدمی کی گود میں قرآن پاک ہے۔ اور وہ اس میں پڑھ رہا ہے۔ (ابن مندہ)

سبز حروف کی کتاب تلاوت کر رہا تھا!

ابن مندہ نے ابو النضر نیساپوری گورکن جیسے نیک آدمی سے یہ واقعہ ذکر کیا ہے اس نے کہا: میں نے ایک قبر کھودی۔ اس قبر کے اندر سے ایک اور قبر کھل گئی، میں نے دیکھا اس کے اندر ایک جوان خوبصورت۔ خوش لباس اور خوشبودار آدمی چار زانو بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی گود میں ایک کتاب سبز حرفوں میں لکھی ہوئی تھی اور وہ اس کو پڑھ رہا تھا۔ اس نے مجھ کو دیکھ کر پوچھا کیا قیامت واقع ہوگئی؟ میں نے کہا نہیں۔ اس پر اس نے کہا اچھا تو قبر کے ڈھیلے اس کی جگہ رکھ کر بند کر دے۔ میں نے قبر پر ڈھیلا رکھ کر بند کر دیا۔ (تاریخ بغداد)

مُردہ موجود نہیں صحابیٔ رسولؐ

کی قبر کشادہ ہو گئی!

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کر کے علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ کو اس کا افسر مقرر کیا۔ میں بھی اس لڑائی میں شریک تھا جب ہم اس لڑائی سے واپس ہو رہے تھے تو علاء الحضرمی کا راستہ میں انتقال ہو گیا۔ اور ہم نے ایک قبر کھود کر وہیں دفن کر دیا۔ ہم ابھی مٹی برابر کر کے فارغ ہوئے ہی تھے۔ کہ ایک شخص نے آکر دریافت کیا یہ کس کی قبر ہے؟ ہم نے کہا یہ بڑے اچھے انسان یعنی علاء الحضرمی کی قبر ہے۔ اس آدمی نے کہا یہ زمین ایسی ہے کہ پانی کا ریلا آتے ہی اندر کی چیز باہر آجاتی ہے۔ مردہ باہر نکل آئے گا۔ اس لئے اس بزرگ شخص کی لاش کو یہاں سے کسی اور جگہ لے جا کر دفن کرنا چاہئیے۔ اس کے مشورہ پر ہم نے قبر کو کھودا۔ اور جب ہم لحد کے اندر تک کھود کر دیکھتے ہیں تو ہمارا مردہ اس میں موجود نہیں ہے۔ اور ہم نے قبر کی وسعت کا یہ حال دیکھا کہ حدِ نظر تک کشادہ ہو گئی ہے۔ اور اس میں ایک نور چمک رہا تھا۔ یہ دیکھ کر ہم نے اس قبر کو پھر برابر کر دیا۔ (بیہقی۔ دلائل النبوۃ)

نیک عورت کا جنازہ!

عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مکہ میں ایک عورت تھی۔ وہ ہر روز بارہ ہزار تسبیح پڑھا کرتی تھی۔ جب اس کا انتقال ہوا اور اس کے جنازہ کو لے کر لوگ قبر تک پہنچے تو اس کو لوگوں کے درمیان ہی سے کسی نے اٹھا لیا۔ یعنی وہ جنازے سے غائب ہو گئی۔ اور لوگ عبرت پا کر گھر لوٹے۔ (فوائد ابو الحسین)

نئے لباس واستقبال صلحاء کرام

جرجان کے ایک شخص کا بیان ہے کہ کرز بن وبرہ جرجانی کا جب انتقال ہو گیا تو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ تمام قبروں کے مردے نئے لباس پہن کر اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں۔ اور جب ان مردوں سے پوچھا گیا کہ تم کس وجہ سے نئے لباس میں ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ کرز کی آمد آمد ہے۔ اس لئے ہم کو نیا لباس پہنایا گیا ہے یعنی ان کا استقبال واکرام کرنے کے لئے۔

(ابو نعیم)

ارشادات برائے کشادگی قبر، منہ میں میوے!!!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سفر میں تھے۔ ناگاہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے درخواست کی کہ مجھ کو مسلمان کر دیجئے۔ آپ نے کلمہ پڑھا کر اس کو مسلمان کیا پھر وہ دیہاتی تھوڑی ہی دیر کے بعد وہیں پر اپنے اونٹ کی پشت سے سر کے بل گر پڑا اور مر گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ محنت کم کی اور بڑی نعمت سے مالا مال ہو گیا۔ مجھے گمان ہے کہ وہ بھوک کی وجہ سے گر کر مر گیا ہے۔ میں نے اس کی موت کے بعد دیکھا کہ جنتی حوروں میں سے اس کی دو بیویاں آکر اس کے منہ میں جنت کے میوے ڈال رہی تھیں۔ (احمد)

وفات کی جگہ سے گھر تک قبر کشادہ ہونا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے دور مسافت میں وفات پاتا ہے اس کی قبر میں اتنی ہی کشادگی کی جاتی ہے۔ جس قدر فاصلہ اس کے گھر اور جائے وفات کے درمیان ہوتا ہے۔ (ابن مندہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک پھلواری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ نیکی و بدی کے اعتبار سے قبر کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ (ابن مندہ)

سیدنا حضرت علی کا ارشادِ مبارک:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ وہ قبر آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جنت کی ایک پھلواری ہے۔ تم قبر کی بات سنتے ہی نہیں حالانکہ وہ ہر روز تین بار پکار کر کہتی ہے۔ میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ میں اندھیری والا گھر ہوں۔ میں وحشت کا گھر ہوں۔ (ابن ابی شیبہ)

قبر کی روشنی!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن اپنی قبر میں یوں رہتا ہے جیسے سرسبز باغ میں ہو۔ اس کی قبر ستر گز کشادہ کی جاتی ہے۔ اور اتنی روشنی اس کی قبر میں ہوتی ہے۔ جیسے چودھویں کے چاند کی روشنی ہوتی ہے۔ (ابن مندہ)

چالیس اور ستر گز تک قبر کا کشادہ ہونا!

حضرت ساذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ آپ ہمیں بتائیں ہمارے مردے قبر میں کیسے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ اگر مردہ مؤمن ہوتا ہے تو اس کی قبر چالیس گز کشادہ کر دی جاتی ہے۔ (قرطبی) ستر گز اور چالیس گز میں کوئی تعارض نہیں۔ کیونکہ کشادگی کا فرق افراد کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے۔

سیدنا عیسٰی علیہ السلام کا ارشادِ مبارک!

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ایک قبر کے پاس کھڑے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے حواری بھی تھے۔ ان لوگوں نے قبر کی تنگی اور وحشت و تاریکی کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت عیسٰی نے فرمایا تم اس سے زیادہ تنگی میں اپنی ماؤں کے رحموں میں تھے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے تنگی کو کشادگی سے بدل دیتا ہے۔ (کتاب الزہد۔ ابن ابی الدنیا)

دعائے صحت کی درخواست

محترم بھائی جناب محمد اقبال صاحب حیدرآبادی ہفت روزہ ختم نبوت کے قلمی معاون ہیں قارئین ان کے دلپذیر مضامین سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی جناب محمد یوسف صاحب ذیابیطس اور گردے کی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں قارئین اور احباب مجلس سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(محمد حنیف ندیم)

بچوں کی نگہداشت

عائشہ ذوالفقار

بچوں میں سیکھنے اور سمجھنے کا عمل دو ڈھائی سال کی عمر سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔

عام طور پر تصور کیا جاتا ہے کہ ایک ننھا سا بچہ بات کو کیا سمجھے گا۔ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ تربیت بھی شروع ہو جاتی ہے اس لیے جو عادات آپ بچے کو پہلے دن سے ڈالیں گے وہ اس کی زندگی کا حصہ بن جائیں گی۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا گھر میں نوازئیدہ بچے کو اکثر نانیاں یا دادیاں گود میں اٹھائے رکھتی ہیں۔ ذرا سا بچہ رویا نہیں کہ اس کو گود میں اٹھا لیا گیا آہستہ آہستہ بچے کو گود کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ اس وقت روتا رہتا ہے جب تک اسے کوئی گود میں نہ اٹھائے مغربی ممالک میں بچے کی مائیں بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اس کے لیے ایک الگ کمرہ تیار کرتی ہیں جس میں بچے کی دو کوٹ، بعض ننھا سا بیڈ، کپڑوں کی الماری کھلونے وغیرہ سجا دئے جاتے ہیں اور بچے کو پہلے دن سے ہی الگ ہونے کی عادت ڈالی جاتی ہے اس طرح کا رواج اب ہمارے ملک میں بھی ہوتا جا رہا ہے اگر میں کوئی فالتو کمرہ ہو تو بہتر ہے کہ اسے بچوں کا کمرہ بنایا جائے جس میں بچے کی استعمال کی اشیاء کو خوبصورتی سے سجایا جائے۔ بے بی کوٹ کے ساتھ اگر ننھے خوبصورت کھلونے لٹکا دیے جائیں تو ان کی چھن چھن سے بچے بہت خوش ہوتے ہیں، الماری کے ہر خانے میں بچے کے کپڑوں کو اس طرح سلیقے سے رکھیں کہ ڈھونڈتے وقت دقت محسوس ہو۔ بچے کے استعمال شدہ نیپی کے لئے ڈھکن والی بالٹی اس کی کوٹ کے قریب ہی ہونی چاہیئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ گندے نیپیز کو غسل خانے میں ویسے ہی پھینک دیا جاتا ہے جس سے کمرے میں بو پھیلی رہتی ہے چونکہ بچے کی صحت کے لئے نہایت ناقص ہے۔ اکثر ننھے بچوں کو پیٹھ پر زخم ہو جاتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مائیں نیپی بدلنے میں سستی کرتی ہیں یا بدلنے سے پہلے بچے کو صاف پانی سے صاف نہیں کرتی اور اس طرح دوسرا نیپی دیتی۔ ہر گھنٹے دو گھنٹے کے بعد ضروری ہے کہ بچے کی نیپی کو چیک کیا جائے اور گیلا ہو تو فوراً تبدیل کیا جائے اگر بچے کی پیٹھ پر زخم ہو جائے تو فوراً دوا لگائی جائے ایسی ادویات بازار میں عام ملتی ہیں استعمال شدہ نیپی کو ہمیشہ گرم پانی سے دھونا چاہیئے اور اس میں چند قطرے ڈیٹول کے ملا دیے جائیں تو جراثیم مر جائیں گے چونکہ ہمارے ملک میں شدید قسم کے موسم ہوتے ہیں اس لئے ان کا اکثر بچوں پر بہت اثر پڑتا ہے۔

بدلتے موسم میں بچوں کی صحت کی طرف توجہ دینا بے حد ضروری ہے، خاص طور پر جب موسم سرما کی آمد ہوتی ہے اکثر بچے سردی لگنے پر بیمار ہو جاتے ہیں تین ماہ کی عمر سے بچوں کو پانچ بیماریوں کے خلاف ٹیکے لگائے جاتے ہیں جن میں خناق، پولیو، خسرہ اور ٹی بی کے ٹیکے شامل ہیں اس سے بالکل غفلت نہیں برتنا چاہیئے باہر کے ملکوں کی دیکھا دیکھی ہمارے یہاں بھی بچوں کو ڈبے کا دودھ دینے کا رواج ہوتا جا رہا ہے مگر بچوں کیلئے بہترین ماں کا دودھ ہے اور ذرا بڑی عمر کے لئے خالص گائے یا بھینس کا دودھ نہایت مفید ہے بچے کے دودھ کی بوتلوں کی صفائی بھی نہایت اہم ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ دن میں ایک مرتبہ دودھ کی بوتلوں کو ابالا جائے اور بوتل کا نپل خراب ہونے سے پہلے ہی تبدیل کر دیا جائے۔ بچوں میں عام طور پر گلے کی بیماری بہت ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ کم از کم پانچ یا چھ بوتلیں رکھی جائیں اور ہر فیڈ کے بعد بوتل اور خاص طور پر نپل کو اچھی طرح سے گرم پانی برش اور صابن سے دھویا جائے۔ ایک بوتل الگ پانی پلانے کے لئے رکھنی چاہیئے آپ بچے کو جتنا زیادہ پانی پلائیں بچے کی صحت اتنی ہی اچھی ہوگی۔ ایک ننھے بچے کو دن میں چار پانچ بوتل پانی ضرور پلائیں۔ اکثر بچے آدھی رات کو جاگ جاتے ہیں اور رونا شروع کر دیتے ہیں اور مائیں انہیں سلانے یا چپ کرانے کے لئے دودھ دیتی ہیں اس طرح بچوں کو رات کے وقت دودھ پینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس طرح ماں باپ کو بھی تکلیف ہوتی ہے چاہے موسم سرما ہو یا موسم گرما بچے کو ہر روز ضرور نہلائیں کچھ ماؤں کا خیال ہوتا ہے کہ شاید روز نہلانے سے بچے بیمار ہو جاتا ہے ایسی کوئی بات نہیں بس خیال رکھیں کہ اسے سردی نہ لگ جائے سردیوں میں ہاتھ روم گرم رکھیں اور بچے کو کاٹن کی بنیائن کے علاوہ گرم اون کی بنیائن ضرور پہنائیں۔ بچوں کے ڈاکٹر ماہرین کا کہنا ہے کہ جب بچے کی عمر تین ماہ ہو جائے تو آپ اسے کھانا کھلانا شروع کر دیں ظاہر ہے کہ بچے وہ کھانا تو نہیں کھا سکتے جو بڑے کھاتے ہیں اس لیے ان کے لئے الگ کھانا بنایا جائے۔ ہلکا سبزی کا سوپ بنائیں اور ایک چمچ سے شروع کریں۔ شروع میں بچہ منہ بنائے گا مگر آہستہ آہستہ اسے عادت ہوتی جائے گی۔

اس کے علاوہ کیلا کو مسل کر کھلائیں جب بچہ کھانا ہضم کرنے لگے تو اسے انڈا چاول اور سبزی وغیرہ کھانا شروع کر دیں اس طرح بچہ آہستہ آہستہ دودھ کم کر دے گا اور کھانا کھانے لگے گا۔ بچے کا وزن متوازن رہنا چاہیئے موٹے بچے پیارے تو بہت لگتے ہیں مگر ان کا یہ موٹاپا ان کے لئے ساری زندگی کا عذاب بن جائے گا نئی ریسرچ کے مطابق یہ ثابت ہوا ہے کہ جو بچے بچپن میں موٹے ہوتے ہیں ان میں چربی کی زیادتی ہو جاتی ہے اور انہیں زیادہ کھانے کی عادت بھی پڑ جاتی ہے اور جوان ہونے پر وزن کم کرنے کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے

باقی ص ۲۴ پر

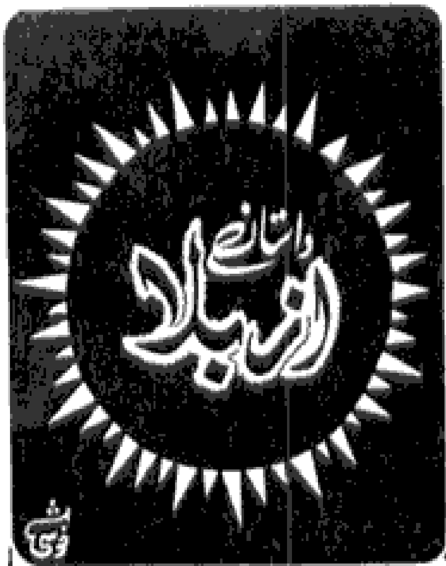

قسط نمبر ۲۷

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچادی

ردِّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از: محمد سعید خان دہلوی

الغرض جب بے چارے مجروح کو شناخت کیا گیا تو تمام پادریوں کو سخت افسوس ہوا۔ دوسرے روز جب اس کو ہوش آیا تو اس نے اصل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح ایک شخص اس کو مکتوب دے کر بسرعت تمام گرجا سے چلا گیا۔ اس واقعہ کو سن کر تمام پادری سمجھ گئے کہ یہ مسلمانوں کی شرارت ہے۔ لہٰذا وہ ازبلا اور اس کی سہیلیوں کی جانب سے مایوس ہوگئے۔ رات کا خفیہ جلسہ بھی ناکام رہا۔ اور گڑبڑی میں کوئی بات طے نہ ہوسکی۔ یہاں وہ خط درج کیا جاتا ہے۔ جو ازبلا نے اپنے والد کو لکھا اور جس میں پادریوں کو اسلام کی دعوت دی گئی۔

خط حسب ذیل ہے۔

"الحمد للہ رب العلمین۔ سب تعریفیں اللہ رب العلمین کے لیے ہیں۔ جس نے زمین و آسمان اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور جس نے جسمانی نظام کے ساتھ روحانی نظام کو اپنی وحی اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ قائم کیا اور ہزاروں ہزار درود اور سلامتی ہو اس مقدس اور پاک پیغمبر پر جس نے اگر دنیا کو گمراہی اور تاریکی سے نکال کر اس پر روحانی آفتاب چمکایا اور ہم کو اس صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائی۔ جس پر سارے انبیاء اور صلحاء چلتے رہے اور جس پر چلنے والا خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے اور اس کو دائمی امن و سلامتی حاصل ہو جاتی ہے۔

اے میرے والد محترم! آپ کو واضح ہو کہ میں نے دین اسلام بہت غور و فکر کے بعد قبول کیا ہے کیونکہ میری تحقیق میں یہی مذہب افراط اور تفریط سے محفوظ اور صحیح تعلیم دینے والا ہے۔ مسیحی مذہب کو میں نے اس لیے ترک کیا کہ وہ افراط و تفریط میں مبتلا اور جملہ انبیاء کی تعلیم کا نقیض واقع ہوا ہے مختصراً ذیل کے تقابل سے آپ پر اصل حقیقت روشن ہو جائے گی۔

۱۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ خدا اپنی ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے وہ بے مثل ہے اور تمام حسنات و کمالات کا جامع ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے کہ خدا ایک ہے جو مستغنی اور بے پرواہ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اس کی برابری کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ وہ حی اور قیوم ہے۔ سونے، اونگھنے، کھانے پینے اور حاجات بشریہ سے پاک ہے۔ غرض اس کے محامد کہاں تک بیان کیے جائیں۔ اس کے لیے آپ قرآن حکیم کا مطالعہ فرمائیں۔

اس کے خلاف مسیحی مذہب کا عقیدہ ہے کہ خدا ایک نہیں تین ہیں باپ، بیٹا اور روح القدس حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں اور وہ باپ کی طرح خالق۔ ازلی اور ابدی ہیں حالانکہ انجیل شریف میں بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کھانے پینے، سونے جاگنے، آب و ہوا، سب کے محتاج تھے اور تمام انسانی حاجات آپ میں موجود تھیں۔ اگر خدا بھی انسان کی طرح تمام چیزوں کا محتاج ہے تو وہ خدائی کے لائق کس طرح ٹھہر سکتا ہے؟ اور خدا اور انسان میں امتیاز کیا رہا؟ قرآن نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ حضرت مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے والے مشرک اور کافر ہیں اور عیسائی مسیح کو خدا قرار دے کر اللہ پر افترا کرتے ہیں۔ قرآن حکیم نے بتایا کہ حضرت مسیحؑ حضرت موسیٰؑ داؤدؑ سلیمانؑ ایوبؑ ہودؑ نوحؑ اور دیگر انبیاءؑ کے مانند ایک نبی اور رسول تھے محض انسان اور مخلوق تھے معبود نہ تھے بلکہ عابد تھے۔ اب آپ غور کیجیے کہ قرآن کا یہ فیصلہ کس قدر صاف اور قابل تسلیم ہے اور عیسائیوں کا عقیدہ کس قدر پر پیچ اور ناقابل قبول۔

۲۔ اسلام کے نزدیک ہر انسان فطرتاً پاک اور بے گناہ پیدا ہوتا ہے مگر بالغ ہونے کے بعد دوسرے لوگ اس کو گمراہ کر دیتے ہیں نیز ہر انسان کو خدا نے اتنی طاقت دی ہے کہ احکام الٰہی پر عمل کر سکے اور نواہی سے بچ سکے۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت آدمؑ نے کوئی گناہ نہیں کیا اور تمام پیغمبر معصوم اور بے گناہ تھے۔ اس لیے موروثی گناہ کا مسئلہ غلط

اور شیطان کی ایجاد ہے۔

مسیحی مذہب کہتا ہے کہ ہر انسان پیدائشی گنہگار ہے۔ یہاں تک کہ انبیاء کرام نے بھی گناہ کیے اور حضرت آدمؑ کے گناہ نے تمام انسانوں کو گنہگار بنا دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ تعلیم عقل و فطرت اور وجدانی شہادت کے کس قدر خلاف ہے کہ گناہ کریں حضرت آدمؑ (حالانکہ یہ بھی ثابت نہیں) اور سزا بھگتنی پڑے تمام انسانوں کو! پس اس باب میں بھی اسلام کی تعلیم ہی حق و صواب ہے اور اسی کا فیصلہ عقل، فطرت اور منہاج نبوت کے مطابق ہے۔

۳۔ قرآن حکیم نے عمل پر جس قدر زور دیا ہے اور انسان کو جس قدر عمدہ اور بہتر اخلاق سکھائے ہیں اس کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام کہتا ہے کہ انسان اپنی کوششوں سے کامیاب ہوگا اور اپنے ہی اعمال صالحہ کا ثمر پائے گا۔ وہ کہتا ہے کہ سارے انبیاء کی یہی تعلیم ہے۔ دیکھو سورۃ نجم رکوع ۲۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ بلکہ ہر انسان اپنے اعمال کا آپ ذمہ دار ہوگا۔ یہی وہ پاک تعلیم ہے جو انسان کو شرافت نفس کا سبق دیتی ہے اور اس کو عمل کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

عیسائی مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام گنہگاروں کے گناہ اٹھا کر مصلوب ہوگئے۔ اور آپ دوسروں کی خاطر کفارہ بنے۔ گویا گناہ کئے۔ لاکھوں اور کروڑوں انسانوں نے۔ مگر سزا ملی بے گناہ اور خدا کے اکلوتے بیٹے کو! تعلیم جہاں انسان کو نکما، ناکارہ اور اپاہج بنا دیتی ہے وہاں اس کو اپنے اوپر اعتماد بھی نہیں رہتا۔ اور اسی طرح اعمال کی قدر و قیمت اس کی نظر سے گر جاتی ہے۔ نیز اس عقیدہ سے خدائے قدوس کی قدوسیت پر بھی سخت الزام آتا ہے۔

۴۔ قرآن حکیم نے دنیا میں آ کر تمام صداقتوں کو پیش کیا۔ وہ صداقتیں جو مدتوں سے فراموش ہو چکی تھیں اور جن کے سرچشمے گندے کر دیئے گئے تھے۔ اسلام نے آ کر تمام انبیاء کی عظمت کو پھر دوبارہ قائم کیا۔ اور ان پر جھوٹے لگائے ہوئے الزام کی تردید کی۔ ان کی کتابوں میں جو تحریف کا عمل کیا گیا تھا اس کو نمایاں کر کے اصل حقیقت کو واضح کیا۔ اسلام سے پہلے بعض دشمنوں اور نادان دوستوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو بے بنیاد الزامات لگائے تھے قرآن حکیم نے ان کی تردید کی اور یہ اسلام کا ہی احسان ہے کہ اس نے حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کو اصل شکل میں پیش کیا اور یہود و نصاریٰ کے اتہامات سے ان کو پاک اور صاف کیا۔

اس کے مقابلہ میں عیسائیوں نے انبیاء پر جھوٹ، زنا اور قتل تک کے الزام لگائے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت کو ایسے مسخ پیرایہ میں بیان کیا کہ اگر اسلام آ کر حقیقت حال ظاہر نہ کرتا تو حضرت مسیح کو کوئی شخص با اخلاق انسان بھی ماننے کے لیے تیار نہ ہوتا۔ اسلام کا یہ وہ احسان ہے جس سے مسیحی دنیا قیامت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں نے اپنی کتابوں کو نہ صرف تبدیل کیا بلکہ حضرت مسیح کے نام پر سینکڑوں انجیلیں بنا ڈالیں۔ آج ہمارے سامنے وہی موضوع جعلی اور جھوٹی انجیلیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کو سیدنا مسیحؑ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ قرآن نے آ کر دعویٰ کیا کہ میرے اندر تمام آسمانی کتابیں محفوظ ہیں اور نبی کی پاک تعلیم مجھ میں بتمام و کمال موجود ہے۔ پس میں آپ کو اور دیگر پادریوں کو اس قرآن کی دعوت دیتی ہوں جس نے عیسائیوں کی عزت دنیا میں باقی رکھی اور جو بیک وقت جملہ انبیاء کی تعلیمات کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔

۵۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق قائم کیے غلاموں کی آزادی کے فرمان جاری کیے۔ اخوت اور مساوات کی نوع انسانی میں روح پھونکی اور انسان کا خدا کے ساتھ رشتہ جوڑا۔ مگر عیسائیت میں عورتوں کے حقوق کی طرف کوئی اشارہ نہیں صرف مردوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ زنا کرنے والی بیویوں کو طلاق دے دیں یہ نہیں بتایا کہ مرد کے خراب ہو جانے پر بیوی اس کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ عیسائیت میں غلاموں کی آزادی کے متعلق ایک حرف بھی نہیں پایا جاتا۔

۶۔ اسلام نے انسانی اخلاق کی آبیاری کی اور اس کے خصائل کے لیے ایک ایسا قاعدہ ضابطہ مقرر کر دیا جس پر عمل کر کے انسان اپنے کمالات باطنی کا اعتدال کے ساتھ استعمال کر سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ دیکھو پارہ ۲۵ رکوع ۴۔ برائی کا بدلہ برائی ہے۔ مگر جو شخص اصلاح کی خاطر معاف کر دے تو اس کا اجر اور ثواب اللہ پر ہے۔ لیکن مسیحی مذہب صرف ایک پہلو پر زور دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجرم کو سزا نہ دو بلکہ جو کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تم اس کے سامنے دوسرا گال بھی کر دو۔ بھلا اس تعلیم پر دنیا میں کہاں عمل ہو سکتا ہے۔ اور دنیا کا نظام اس تعلیم سے کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا منشا یہی تھا کہ انسان اپنے رحم و کرم کا ہی ہر وقت مظاہرہ کرتا رہے تو اس نے انسان میں قوت غضبیہ کیوں پیدا کی۔ اور پھر انسانی درخت کی اس شاخ کو بھی خود ہی کیوں سکھا دیا۔

یہ چند باتیں بطور نمونہ لکھی گئی ہیں جن کو سمجھ کر میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ پس آپ کے لیے بھی اگر کوئی صحیح راستہ ہے تو وہ ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ جلد سے جلد اسلام قبول کر لیں اور عیسائیت کی ان مشرکانہ باتوں سے توبہ کریں جو خدا کی کل صفات کے منافی اور انسانی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ خدا آپ کو قبول حق کی توفیق عنایت کرے۔ میں بھی آپ کے لیے ہدایت کی دعا کر رہی ہوں۔ خدا آپ کو جلد از جلد ہدایت پر لائے۔ آمین!!

آپ کی خادمہ "ازبلا" —— باقی آئندہ

گذشتہ سے پیوستہ

مواصلاتی سیارے کے ذریعے جہنم سے براہِ راست

مرزا قادیانی لعین

کا تاریخی انٹرویو

انٹرویو: محمد طاہر رزاق

ایک ۔ دو ۔ تین ۔ چار ۔ پانچ ۔ چھ ۔ سات دست کیا تھے تو زندگی اور موت کی دست بدست لڑائی تھی ۔ رفع حاجت کے لئے دو تین دفعہ تو اٹھ کر لیٹرین گیا۔ لیکن دستوں کی بوچھاڑ کی وجہ سے میں لیٹرین جانے سے دست کش ہوگیا ۔ کمزوری اور نقاہت اس حد تک بڑھی کہ میری چارپائی کے پاس ہی اینٹیں رکھ کر لیٹرین بنا دی گئی ۔ دستوں کی وجہ سے کمرے کا سارا فرش غلاظت سے بھر گیا پھر مجھے مرض الموت کا آخری دست آیا اور میں جھک کر اسی لیٹرین کے اوپر اوندھے منہ گرا میرا منہ ہاتھ پاؤں اور کپڑے غلاظت سے بھر گئے اسی حالت میں جہنم روانہ ہوگیا ۔

س ۔ سنا ہے موت کے بعد آپ کے منہ سے پاخانہ بہہ رہا تھا ۔ اور بار بار صاف کرنے کے باوجود اس کی روانی میں کوئی فرق نہیں آرہا تھا ؟

ج ۔ آپ نے درست سنا ہے موت کے بعد میرے منہ سے پاخانہ رواں تھا اور اس غلاظت سے میرا کفن بھی تر ہو رہا تھا ۔ مقعد سے بھی غلاظت کا سلسلہ جاری تھا اور اس قدر بدبو آرہی تھی کہ مجھ جیسے متعفن شخص کا بھی دماغ پھٹا جا رہا تھا لیکن عقل کے اندھے اور الٹی کھوپڑی کے میرے مرید دیوانہ وار میرا منہ چوم رہے تھے ۔ میرا دل چاہتا تھا کہ اٹھ کر ان پاگلوں کے چہروں پر زنانے دار تھپڑ رسید کروں اور ان کے دماغوں پر جوتے مار کر کہوں کہ بیوقوفو! رب ذوالجلال نے مجھے بیت الخلاء میں مار کر اور میرے منہ سے غلاظت بہا کر تمہیں میرے بھیانک انجام سے آگاہ کر دیا ۔ یہ تم پر قدرت کی طرف سے ایک احسان عظیم ہے کہ اس نے تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے میری عبرتناک موت کا منظر تمہیں دکھا یا تاکہ تم حق و باطل میں تمیز کر سکو لیکن جہالت کی پٹی آنکھوں پر باندھے ہوئے میرے مرید مجھے پھر بھی نبی نبی کہہ کہہ کر پکار رہے تھے لعنت ایسے دماغوں پر اُف ایسی سوچوں پر!

س ۔ اس جنازے کا جلوس کیسے روانہ ہوا

ج ۔ میں لاہور آیا تو وقتا ایک مرید کے گھر پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے ۔ لیکن کیا خبر تھی کہ اسی منحوس مرید کے گھر میں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا میری جماعت نے مجھے لاہور میں دفن کرنے کے بجائے قادیان لے جا کر دفن کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ اگر اس سونے کی چڑیا کو لاہور میں دفن کیا گیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ [illegible] کر کے آئیں اور رات کو کوئی منچلا قبر اکھاڑ کر اور بدبودار لاشہ نکال کر چوک بھاٹی گیٹ کے باہر گلے میں رسی ڈال کر لٹکا دے اور پورے ہندوستان سے عوام کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ میرے عبرتناک انجام کو دیکھنے آئیں اور مستقبل میں جھوٹی نبوت کا سارا کاروبار تباہ و برباد ہو جائے ۔ لہٰذا قادیان پہنچانے کے لئے میرا جنازہ تیار ہوا ۔ پولیس کے حصار میں میرے جنازے نے آہستہ آہستہ سرکنا شروع کیا ۔ ابھی چند ہی قدم چلے تھے کہ ایک مکان کی چھت سے کسی نے غلاظت سے بھرا لوٹا کر میرے اوپر پھینک دیا ۔ پھر کوڑے کرکٹ سے بھری ہوئی ایک کڑاہی ٹھاہ کر کے آئی اس کے ساتھ ہی مختلف مکانوں سے کوڑے کرکٹ کی

برسات لگ گئی برانڈرتھ روڈ سے لاہور ریلوے اسٹیشن تک ایسی مار کٹی گوڑا باشی ہوئی کہ ہندو آتش بازی بھول گئے۔ میری حفاظت کے لئے آئے ہوئے انگریز سپاہی غلاظت میں لت پت ہو گئے اور ان کا انگریزی نبی تو غلاظت میں ڈوب ہی گیا۔ بڑے عاشق رسول ہیں یہ لاہوریئے۔ بڑے فدائے ختم نبوت ہیں یہ لاہوریئے۔ اچھوتے نبی کے ساتھ یہ رسوا کن اور تاریخی سلوک کر کے اپنے سچے نبی سے محبت کا حق ادا کر دیا اور عشق و وفا کا ایک روشن باب رقم کر دیا۔ مجھے ٹرین میں بک کروا کر قادیان لے جایا گیا جہاں میرا نام نہاد جنازہ ہوا، جس میں چودہ آدمیوں نے شرکت کی پھر قادیان کے خمیر کو قادیان کی مٹی میں گاڑ دیا گیا۔

س: قبر میں فرشتوں سے کیا گفتگو ہوئی؟

ج: مجھے قبر میں لٹا کر اوپر سے مٹی ڈال دی گئی۔ قبر میں گھپ اندھیرا ہو گیا۔ اندھیرے کی وحشت سے دل کانپ رہا تھا۔ اور اپنی ہی بدبو سے دم گھٹ رہا تھا کہ مجھے روشنی اور فرشتے آتے دکھائی دیئے ان کی آنکھوں سے تیز شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اور ہاتھوں میں بڑے بڑے گرز تھے۔ میرے منہ سے پاخانے کی غلاظت بہتے ہوئے دیکھ کر فرشتے کچھ چونک گئے شاید انہوں نے پہلی مرتبہ اس قسم کا مردہ دیکھا تھا۔ پھر آگے بڑھ کر انہوں نے میرا بغور جائزہ لیا۔ پھر ایک فرشتے نے سوال کیا تیرا رب کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں خود رب ہوں (آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں نے خدائی کا دعویٰ بھی کیا تھا) ادھر میں نے یہ جواب دیا ادھر ایک زوردار گرز میری کھوپڑی پر پڑا۔ پھر گرزوں کی بارش شروع ہو گئی۔ چند منٹ میں بجلی کی سرعت سے مجھ پر لاکھوں گرز برس گئے۔ اور میرا وجود دھنی ہوئی روئی کی طرح بکھر کے رہ گیا۔

س۔ وادی جہنم میں کیسے پہنچے؟

ج۔ جب میں وادی جہنم کی طرف عازم سفر ہوا تو جہنم کے کچھ فاصلے پر مجھے روک کر میرے گلے میں لاکھوں ٹن وزنی لعنتوں کا طوق ڈالا گیا اور سر پر لوہے کی بھاری ٹوپی رکھی گئی جس پر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا مرتد اعظم

جب میں جہنم کے مین گیٹ کے قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم میرے استقبال کے لئے کھڑا ہے۔ سب سے پہلے میرے ابا جان مسیلمہ کذاب آگے بڑھے اور انہوں نے مجھے سینے سے لگایا منہ چوما، سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا بیٹا! کمال کر آئے ہو تم نے تو ہمارے بھی کان کتر دیئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ دھنسی آنکھوں پچکے گالوں، موٹے موٹے سیاہ ہونٹوں، بالوں کے بغیر سر جہنم کی آگ میں جھلسی ہوئی جلد، ہاتھی جیسے کانوں لکڑی جیسی ٹانگوں اور گینڈے جیسی ناک والا ایک شخص مجھے بڑے جذب و اشتیاق کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ میں نے اباجان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ اباجان حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ بیٹا تم نے انہیں پہچانا ہی نہیں، یہ تمہارے دادا جان اسود عنسی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے امت مسلمہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے جھوٹی نبوت کا پھاٹک کھولا تھا۔ بیٹا! تم جو کچھ بھی ہو انہیں کے طفیل ہو۔ ویسے پہلے یہ ٹھیک ٹھاک ہوتے تھے۔ آج کل جہنم کے خاص جوتے کھا کھا کر یہ حالت ہو گئی ہے ان کی۔

پھر میں آگے بڑھا اور دادا جان کی قدم بوسی کرنا چاہی لیکن دادا جان نے کمال پھرتی سے میرے قدم چوم لئے اور پھر کہنے لگے کہ بیٹا! تم عمر میں تو مجھ سے چھوٹے ہو لیکن شیطانی رتبے میں بڑے ہو۔ یقین کرنا تم میرے سمیت سارے جھوٹے نبیوں کے امام ہو۔ شیطانی پرواز میں جن بلندیوں پر تم پہنچے ہو، ہم سب مل کر تصور میں بھی وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر فرعون، نمرود، شداد، ہامان، ابوجہل، ابولہب، ولید بن مغیرہ، ابن سبا، شمر وغیرہ سے میرا تعارف کرایا گیا۔ سب بڑے مؤدب اور آنکھیں جھکا کر ملے۔ پھر ابا جان نے مجھ سے کہا کہ جلدی کرو بیٹا اندرون جہنم کروڑوں جہنمی بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ وہاں تمہیں ایک جلسہ عام سے خطاب کرنا ہے۔ اور اس کے بعد ہاویہ میں تمہیں ایک تاریخی پریس کانفرنس بھی کرنا ہے پھر مجھے جہنم کے کنارے کھڑا کیا گیا۔ ایک فرشتہ دور سے بھاگتا ہوا آیا اور اس نے مجھے فٹ بال سمجھ کر پوری قوت سے میری پشت پر کک لگائی اور میں ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا جہنم کے کنوئیں میں جا گرا۔ چنگھاڑتی ہوئی آگ میری طرف یوں لپکی جیسے بھوکا شیر تازہ گوشت کی طرف لپکتا ہے۔ آگ کے شعلوں نے مجھے اپنی حراست میں جکڑ لیا اور چند سیکنڈ میں روسٹ کر کے رکھ دیا۔

س: جہنم میں جوتے کھانے کا کتنا کوٹہ آپ کے لئے مقرر ہے؟

ج۔ میں اکثر اپنے جسم پر برسنے والے جوتوں کو بڑی برق رفتاری سے گنتا رہتا ہوں۔ گنتے گنتے گنتی ختم ہو جاتی ہے لیکن کم بخت جوتے ختم نہیں ہوتے

س۔ دنیا میں تو آپ مرغ، قورمہ، زردہ، پلاؤ، بادام، یاقوتیاں اور پرندوں کا گوشت بڑے شوق سے کھاتے تھے اور اوپر سے پلومر کی شراب پیتے تھے۔ یہاں کھانے پینے کا کیا انتظام ہے؟

ج۔ ہائے کیا سہانا زمانہ یاد کرا دیا آپ نے کہ دوزخ کی جلتی ہوئی زبان پر بھی پانی آگیا۔ یہاں کھانے کے لئے ایک کانٹوں سے بھرا ہوا پھل ملتا ہے جو حلق میں جا کر اٹک جاتا ہے۔ جب درد سے چلانے لگتا ہوں تو پیپ یا کھولتا ہوا پانی نوش کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے

س۔ دنیا میں تو آپ بیش قیمت لباس پہنا کرتے تھے۔ مریدین عمدہ عمدہ کوٹ اور واسکٹیں سلوا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے آج کل جہنم میں کون سا لباس زیب تن کرتے ہیں؟

ج۔ یہاں پر میں ننگا ہی ہوتا ہوں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ جب ایک کھال جل جاتی ہے تو دوسری مل جاتی ہے۔

س۔ آپ ہمیشہ بیمار رہتے تھے سینکڑوں بیماریوں نے ساری زندگی آپ کو جکڑے رکھا۔ آج کل صحت کیسی ہے؟

ج۔ دنیا میں تو میں دائمی مریض تھا۔ لیکن پہلی مرتبہ جب مجھے جہنم میں پھینکا گیا تو آتش جہنم کی زبردست تپش سے ساری بیماریوں کے جراثیم جل کر مر گئے اور میں تندرست ہو گیا۔ ویسے بھی

جہنم میں جوتے کھانے کے لئے میڈیکلی فٹ ہونا ضروری ہے۔

س۔ شنید ہے کہ آپ کی آنکھیں چھوٹی بڑی تھیں یعنی ایک آنکھ کا بلب ۱۰۰ واٹ کا اور دوسری کا بلب ۲۵ واٹ کا تھا۔ لوگ آپ کو چھیڑتے تھے اور گاماں کانا "ڈیڑھ اکھا اور یک چشم گل" کے آوازے کستے تھے آج کل آنکھوں کا کیا حال ہے

ج۔ میری آنکھوں کی بابت آپ نے درست سنا۔ جب مجھے سوئے دوزخ لے جایا جا رہا تھا تو مین گیٹ پر مجھے روک کر زمین میں آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کو کہا گیا۔ میں فوراً بیٹھ گیا اور سمجھا کہ شاید دوزخ میں گرانے سے قبل مجھے کھانا کھلایا جائے گا۔ لیکن اچانک ایک فرشتہ نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں میرے قد کے برابر چھتر تھا اور اس پر موٹے حروف سے لکھا تھا جی آیاں نوں ایک فرشتے نے میرا سر پکڑا اور دوسرے نے سر کے عین مرکز میں تڑاخ سے چھتر جاد یا۔ میرے سر کے سارے پرزے ہل گئے اور آنکھوں کے خولوں میں پتلیاں ناچنے لگیں۔ پھر جب چند منٹ کے بعد میں نے آنکھیں کھولیں تو دونوں آنکھوں کا سائز برابر تھا۔ چھتر کی فولادی ضرب نے دونوں آنکھوں کی کان نکال دی تھی جہنم میں آنے کے کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی آنکھوں کی درستگی کے راز کو پایا کہ میری آنکھیں اس لئے ٹھیک کی گئی ہیں تاکہ میں دونوں آنکھوں سے عبرت گاہ جہنم کو دیکھوں ورنہ سوا یا ڈیڑھ آنکھ سے سارے ہولناک مناظر اس طریقہ سے نہ دیکھ سکتا جس طریق سے اب مستفید ہو رہا ہوں۔ چلو جہنم میں آنے سے جہاں کروڑوں نقصانات ہوئے ہیں وہاں ایک فائدہ یہ تو ہوا کہ اب میں کانا نہیں اور کوئی مائی کا لال مجھے گاماں کانا نہیں کہہ سکتا (فخر سے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے)

س۔ آپ گالیاں بہت بکتے تھے۔ آپ کی کتابیں گالیوں سے بھری پڑی ہیں حتیٰ کہ اولیائے کرام اور انبیائے کرام بھی آپ کی زبان زہرافشاں سے محفوظ نہیں۔ کیا گالیاں بکنے کا یہ سلسلہ جہنم میں بھی جاری ہے۔

ج۔ میرا دل گالیوں کا خزینہ اور میرا دماغ مغلظات کا دفینہ تھا پنجابی اردو، فارسی، اور عربی کی لاکھوں گالیاں مجھے ازبر تھیں جنہیں میں بوقت ضرورت بڑی مہارت سے استعمال کرتا تھا میری زبان گالیوں کے برسٹ مارتی تھی مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں سینکڑوں گالیوں کا موجد بھی ہوں۔ باقی رہا آپکے سوال کا دوسرا حصہ تو سنیئے گالیوں کا سلسلہ جہنم میں بھی اپنے پورے لوازمات سمیت پوری شدت سے جاری ہے۔ اکثر حکیم نورالدین دوزخ کی آگ میں چلاتا ہوا مجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دیتا ہے اور کہتا ہے تو نے نبوت کا ڈھونگ رچا کر ہمارا ستیاناس کر دیا۔ جواباً میں اس سے دوگنا منہ کھول کر اور دوگنی لمبی زبان نکال کر گالیوں کی جوابی فائرنگ کرتا ہوا کہتا ہوں۔ او کناب! تو ہی تو وہ مردود ہے جس نے مجھے دعویٰ نبوت کے لئے اکسایا، جھوٹی نبوت کا سبق پڑھایا، انگریز سے ملوایا، دین وملت کا غدار بنایا اور اب جہنم میں پہنچایا۔ بتا تو نے مجھے ڈبویا میں نے تجھے! اس کے بعد گالیوں کی شدت اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتی ہے آگ کے شعلوں پر تیرتے ہوئے جب میری جماعت کے لوگ میرے قریب گذرتے تو غصہ میں پھنکارتے ہوئے کہتے ہیں۔ لعنت ہے تیرے دعویٰ نبوت پر میں انہیں دھتکارتا ہوا کہتا کروڑ لعنت ہے تم پر تصدیق دعویٰ نبوت کرنے پر وہ کہتے ہیں لعنت ہے تیرے نبی ہونے پہ۔ میں کہتا ہوں لعنت ہے تمہارے امتی ہونے پر پھر گالیوں کا ایسا بازار گرم ہوتا ہے کہ جہنم ہماری گالیوں سے گونجنے لگتا ہے۔ آخر اہل جہنم کی پرزور شکایت پر ہمیں گرز مار مار کر خاموش کرایا جاتا ہے۔ پھر بھی سب سے بعد میں چپ میں ہی ہوتا ہوں۔ ٹھہرا جو سب کا استاد

س۔ آج کل جو قادیانی جہنم میں آرہے ہیں کیا آپکے ان کی ملاقات ہوتی ہے؟

ج۔ جی ہاں! ملاقات ضرور ہوتی ہے پچھلے دنوں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر ظفراللہ، میری بیٹی امۃ الحفیظ، اور اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل نمائندہ نسیم احمد، شیزان فیکٹری کا مالک چوہدری شاہنواز وغیرہ تشریف لائے۔ ان سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال ہوا جو ماں بہن کی گالیوں پر ختم ہوا۔

س۔ آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی امت کا فلاں فرد جہنم میں آگیا ہے۔ کیا سرراہ ملاقات ہوتی ہے یا باقاعدہ انتظام واہتمام ہے؟

ج۔ جب میرا کوئی امتی جہنم میں آتا ہے تو اسے مین گیٹ پر روک لیا جاتا ہے۔ پھر مجھے اس کی آمد کی اطلاع کی جاتی ہے اور حکم ہوتا ہے کہ فوراً مین گیٹ پر پہنچو میں فوراً پہنچ جاتا ہوں۔ حکم ہوتا ہے کہ اسے کندھوں پر اٹھا کر جہنم میں فلاں مقام پر چھوڑ کر آؤ۔ میں اس ظالم کو اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھاتا ہوں اور ہانپتا، کانپتا، لڑکھڑاتا، بڑبڑاتا اسے اس کی سیٹ پر چھوڑ کر آتا ہوں کہ چند منٹ بعد دوبارہ بلا لیا جاتا ہوں کہ اور مہمان آیا ہے۔ اسے پہنچا کر سانس ہی لیتا ہوں کہ اطلاع آتی ہے کہ اپنی آمدنی کا دس فیصد حصہ دینے والا بہشتی مقبرے کا مہربان آیا ہے۔ یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور میرے پاؤں چٹخ کے اور میری ٹانگوں کی نسیں پھول کر سائیکل کی ٹیوب کی طرح ہو جاتی ہیں۔ اکثر ظالم جہنم کی آگ کے خوف سے چیخیں مارتے ہوئے مجھ پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ تین تین چار چار من کے موٹے موٹے پیٹوں والے قادیانی مجھ پر سواری کرتے ہیں اور میں واحد بدقسمت سواری ہوں جس کا کوئی کرایہ نہیں۔ شاید اللہ نے مجھ پر یہ عذاب نازل کر رکھا ہے کہ اپنے غلط ارتداد سے گمراہ کردہ لوگوں کا بوجھ ان کے گناہوں سمیت اپنے کندھوں پر ہی اٹھاؤں بعض مہینوں میں میری امت کے افراد کی آمد بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ مہینے میرے لئے بہت سخت ہوتے ہیں۔ ویسے ایک بات تو ہے کہ میرے امتی جائیں بھی تو کہاں، جہنم ہی میں تو آنا ہے۔ جنت کے دروازے تو ختم نبوت کے منکر کے لئے بند ہیں

س۔ کیا نصرت جہاں بیگم سے جہنم میں ملاقات ہوتی ہے؟

ج۔ ہاں اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ سارے بچوں کو ساتھ لے کر آتی ہے جیسے رو رو کر کہتے ہیں کاش تو ہمارا باپ نہ ہوتا۔ نصرت جہاں بیگم چیختی ہے کہ کاش تو میرا خاوند نہ ہوتا۔ کاش تو پیدا نہ ہوتا تیرے جنم لینے سے لاکھوں لوگ جہنم کے سفاک جبڑوں میں کیسے ہوئے ہیں اور کیے جا رہے ہیں۔

اے فریبی! تو خود کو نبی کہتا تھا۔ مجھے ام المومنین کہتا تھا اور بچوں کو اہل بیت کا نام دیتا تھا۔ اور اب سب کو لے کر جہنم میں بیٹھا ہوا ہے۔ لعنت ہے تم پر خنزیر۔ میرا سسر میر ناصر نواب چیختا پیٹتا میرے پاس آتا ہے اور مجھے گردن سے پکڑ لیتا ہے اور گلا پھاڑتا ہوا کہتا ہے او دجال! مجھے کیا معلوم تھا کہ میرے گھر میں سہرا سجا کر آنے والا بڈھا دولہا کل جہنم کا بھی دولہا ہو گا۔ اور میں بد قسمت اس کا باراتی۔ کائنات میں نہ تجھ سا کوئی منحوس داماد ہو گا اور نہ مجھ سا بختوں کا مارا سسرا

س۔ بچوں میں سب سے زیادہ پیار کس سے تھا؟

ج۔ مرزا بشیر الدین سے، کیونکہ بچپن سے ہی اس سے ایسی نشانیاں آشکارا ہوتی تھیں۔ جس سے میں بہت خوش تھا کہ یہ میرا جانشین ہو گا۔

- چار سال کی عمر تک بستر پر پیشاب کرتا رہا اور دس سال کی عمر تک کھڑا ہو کر پیشاب کرتا رہا اور پھر میرا خلیفہ بن کر بھی۔
- مار پیٹ کے باوجود اکثر ننگا پھرتا رہتا تھا اور بے تحاشا گالیاں بکتا تھا۔
- عجیب و غریب شکلیں بنا لیتا اور مختلف جانوروں کی بولیاں بول لیتا تھا۔
- اکثر خود ایسے چور کے بھی پیسے چرا کر لے جاتا
- جھوٹ اس انداز سے بولتا کہ میں بھی سچ سمجھتا
- ننگے پاؤں آتا اور میری شراب کی بوتل سے شراب پی جاتا۔
- چلتے چلتے اچانک زار و قطار رونے لگتا اور روتا روتا اچانک ہنسنے لگتا اور پھر فخر سے کہتا کیا فنکار ہوں پاپا جان! میں اس سے از حد خوش تھا کیونکہ یہی وہ اوصاف تھے جو میرے ہر خلیفہ میں پائے جانے ضروری ہیں۔ تڑاخ تڑاخ جوتے پڑ رہے ہیں اب بچائیے کون!

س۔ کیا کسی بچے سے نفرت بھی کی تھی؟

ج۔ جی ہاں! مجھے اپنے بیٹے مرزا فضل سے شدید نفرت تھی کیونکہ وہ مجھے نبی نہیں مانتا تھا۔ مجھے صاف کہتا کہ ابا جھوٹی نبوت کا ڈرامہ بند کرو۔ خدا کا خوف کرو ساری رات گھوڑے بیچ کر سویا رہتا ہے اور صبح اٹھ کر لوگوں سے کہتا ہے کہ آج رات مجھ پر فلاں فلاں وحی آئی ہے۔ میں اس کی پٹائی کرتا لیکن وہ باز نہ آتا۔ پھر وہ ایام جوانی میں مر گیا لیکن مجھے اس پر اتنا غصہ تھا کہ میں نے اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی اور شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ مجھ ایسا مرتد اعظم اس کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکا۔

س۔ کبھی اپنی حسین و جمیل آنکھوں میں سرمہ بھی ڈالتے تھے۔

ج۔ بھئی میرا آپ کا مذاق نہیں ہے۔

س۔ سنا ہے آپنے بڑھاپے میں اپنی رشتہ دار لڑکی محمدی بیگم سے بوڑھا عشق بھی فرمایا تھا اور شادی کے لئے بھی بہت ہاتھ پاؤں مارے تھے۔ چند الفاظ اس عشق ناکام کے بارے میں؟

ج۔ نہ چھیڑیے میرے زخموں کو بہت رسوائی پائی ہے میں نے
محمدی بیگم کے عشق میں ذلت کی ٹوکری اٹھائی ہے میں نے
ہائے مرزا سلطان لے گیا میری آسمانی منکوحہ کو
بہت چیخا، بہت تڑپا، بہت دی دہائی ہے میں نے

س۔ امت مسلمہ کے پیران کرام، مشائخ عظام، خطباء، ادباء، علماء، صوفیاء، شعراء اور ختم نبوت کے لاکھوں پروانوں نے آپ کے برپا کردہ فتنہ کو مٹانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور صرف کر دیں تاریخی تحریکیں چلائیں، جانوں کے نذرانے پیش کئے اور زندانوں کو آباد کیا لیکن کیا وجہ ہے کہ اس سخت جدوجہد کے باوجود آپ کا فتنہ ابھی تک زندہ ہے؟

ج۔ دشمن کو شکست دینے کے لئے اس کی طاقت کو تقسیم کرنا اور اس کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا ایک اہم جنگی حکمت عملی ہے۔ ہم نے اس نہج پہ خوب کام کیا ہے اور فرقہ پرستی کی تلوار سے آپ کی صفوں کو الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا ہے فرقہ پرستی کی وبا کو پھیلانے اور مزید پھیلانے کے لئے ہمارا کروڑوں روپے کا بجٹ سالانہ منظور ہوتا ہے جس سے امت مسلمہ آپس میں دست و گریباں ہوتی ہے۔ اور ہم ان کی آپس کی سر پھٹول دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے کچھ غداروں کو ساتھ ملانا ضروری ہے۔ آپ کے کتنے صحافی ہیں جو ہمارے وظیفہ خوار ہیں۔ آپکے کتنے شاعر ہیں جو ہمارے دستر خوان کے خوشہ چیں ہیں۔ آپکے کتنے سیاست دان ہیں جنہیں الیکشن ہم لڑاتے ہیں۔ کتنی لادین سیاسی جماعتیں ہیں جن کی جھولی میں ہماری عطا کردہ دولت ہوتی ہے اور جیب میں ہمارا عطا کردہ ہدایت نامہ ہوتا ہے۔ اور پھر جب کبھی پاکستان میں ہمارے خلاف کوئی آواز اٹھتی ہے تو یہی طبقہ ہمارے حق میں آواز اٹھاتا ہے اور آپ کی آواز کو دباتا ہے۔ یہ لوگ جو کچھ ہمارے لئے کرتے ہیں ہم خود اپنے لئے نہیں کر سکتے یہی لوگ ہمارا سرمایہ ہیں یہی لوگ ہماری زندگی ہیں اور یہی لوگ ہماری جماعت کی روح ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے زندہ رہنے کے چند مندرجہ ذیل عوامل ہیں۔

- مسلمان حکمرانوں کی بے حسی و بے حمیتی
- دین سے بے بہرہ لوگوں کا اعلیٰ عہدوں پر تعینات ہونا۔
- عوام کی کثیر تعداد کا فتنہ قادیانیت سے ناآشنا ہونا۔
- کلیدی اور حساس عہدوں پر قادیانی افسران کا قبضہ اور ان کے وسیع اختیارات۔
- صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی، سینٹ اور حکومت کے خفیہ اداروں میں ہمارے آدمیوں کی موجودگی
- یہود، ہنود اور نصاریٰ سے گہرے تعلقات

اوران کی سرپرستی۔

- بین الاقوامی صحافت پر ہمارا اثر و نفوذ۔
- دونوں سپر پاورز کا ایجنٹ ہونا۔
- دنیا کی انسانی حقوق کی محافظ نام نہاد تنظیموں کا ہمارے لئے واویلا کرنا اور دنیا میں ہمیں مظلوم ثابت کرنا۔

س۔ ۷۴ء میں مسلمانوں کے بھرپور مطالبہ پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے آپ کو کافر قرار دیدیا۔ کیا آپ کی جماعت پر اس فیصلہ کا کوئی اثر پڑا؟

ج۔ ملت اسلامیہ اس فیصلے پر پھولے نہیں سماتی تھی لیکن یہ فیصلہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ یہ فیصلہ ایک خانہ پری ہے اور ہم اسے ایک عام تحریر سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ آج یہ فیصلہ ہوئے سولہ سال بیت گئے لیکن آپ دیکھیں کہ اس فیصلے نے کس حد تک ہمیں بیڑیاں پہنائیں۔ آج آپ کے سامنے ہم خود کو دھڑلے سے مسلمان کہتے ہیں مسلمانوں ایسے نام رکھتے ہیں، کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں ہمارے جرائد و رسائل و اخبارات شائع ہو رہے ہیں میری نبوت کا لٹریچر دھڑا دھڑ چھپ رہا ہے۔ آج بھی مجھے نبی اور رسول، میری بیوی کو ام المومنین میرے ساتھیوں کو صحابہ کہا اور لکھا جا رہا ہے ملک کی کلیدی اور حساس آسامیوں پر ہمارا قبضہ ہے خود کو مسلمان ظاہر کر کے ہم حج کے موقع پر مکہ اور مدینہ جاتے رہتے ہیں۔ پاکستان کے اندر ہمارا مرکز کفر الحاد "ربوہ" موجود ہے۔ اور ہم پورے پاکستان میں بڑے ٹھاٹھ سے عین اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں مسلمانوں کے حقوق ہڑپ کر رہے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کیا دھچکا لگا ہے ہمیں پارلیمنٹ کے اس فیصلہ کے ہاتھوں!

س۔ تو پھر آپ کے فتنہ کا اصل علاج کیا ہے؟

ج۔ ہمارا اصل علاج وہی ہے جو آپکے بڑوں نے ہمارے بڑوں کا کیا تھا یعنی جو علاج ابوبکر صدیق نے مسیلمہ کذاب کا کیا تھا۔ میری ایک نہایت اہم بات پلے باندھ لیں کہ جب تک پاکستان میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا ہمارا فتنہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں سمیت زندہ رہے گا کیونکہ اسلامی نظام ہمارے لئے پیغام موت ہے اور انگریزی نظام مژدہ حیات آپ آج پاکستان میں مرتد اور زندیق کی شرعی سزا نافذ کریں اور پھر دیکھیں کہ ارض پاکستان سے ہمارا فتنہ یوں غائب ہوگا جیسے گدھے کے سر سے سینگ قصور آپ کا ہے ہمارا نہیں، ذرا سوچئے اور سر پکڑ کر سوچئے!

س۔ اگر ایک دفعہ پھر زندگی مل جائے تو؟

ج۔ اگر میں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جاؤں تو اپنے گڑے پہاڑوں، مینار پاکستان پر چڑھ جاؤں، قطب مینار کی چوٹی پر چڑھ دوڑوں فیصل آباد کے گھنٹہ گھر کی چوٹی پر کھڑا ہو جاؤں اور پھیپھڑوں اور گلے کی پوری طاقت سے چلاؤں، لوگو! میں دجال ہوں، میں کذاب ہوں میں وہ ذلیل و رذیل شخص ہوں جس نے جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا اپنی ارتدادی کتابیں نذر آتش کر دوں، بہشتی مقبرہ اکھیڑ کر رکھ دوں نام نہاد قصر خلافت کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں، ربوہ کو اس طرح آگ لگاؤں کہ پوری دنیا میں اس کا دھواں پھیلے، قادیان کو اس طرح مٹاؤں کہ رہتی دنیا تک تاریخ میں باب عبرت بن جائے، قادیانی مرتدوں کو سولی چڑھا دوں، مرزا طاہر ملعون کا گلا دبا کر زبان اور آنکھیں نوچ لوں اور لاؤڈ اسپیکر لگا کر سڑکوں پر اعلان کروں کہ خدا کی دھرتی پر رہنے والو! نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، جو بھی نبوت کا دعویٰ کریگا وہ کذاب ہوگا، دجال ہوگا اور واجب القتل ہوگا۔ مگر ہائے افسوس اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا ہر کسی نے دنیا میں ایک ہی دفعہ آنا ہے اور پھر موت کا پیالہ پی کر واپس چلے جانا ہے۔ ہائے کاش میں واپس جا سکوں کاش میں واپس جا سکوں۔ کاش میں واپس جا سکوں ..... سسکیاں، ہچکیاں

س۔ اپنے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر کو کبھی خواب میں سمجھایا ہے؟

ج۔ عالم خواب میں مرزا طاہر سے کئی ملاقاتیں کی ہیں اور اسے بڑے پیار سے سمجھایا ہے کہ بیٹا خدا کا خوف کر، شیطان کے خول سے باہر نکل، پتہ نہیں چراغ زندگی کب بجھ جائے، وقت کو غنیمت جان اور تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ میں نے اسے کئی مرتبہ روتے ہوئے سمجھایا کہ بیٹا میری طرف دیکھ، اپنی دادی نصرت جہاں بیگم کی طرف دیکھ، اپنے ابا بشیر الدین کی طرف دیکھ اپنے چچا مرزا ناصر کی طرف دیکھ اور اپنے دیگر چچاؤں اور پھوپھیوں کی طرف دیکھ سارا خاندان جہنم میں جل رہا ہے تو تو ابھی زندہ ہے تیرے پاس تو توبہ کی مہلت ہے توبہ کرلے۔ جواباً وہ کہتا ہے دادا جان بات تو آپ کی درست ہے لیکن میں کھربوں روپے کا جھوٹی نبوت کا کاروبار کیسے چھوڑ دوں، جماعت کی کروڑوں روپے کی زمینیں، بلند و بالا عمارات، ہزاروں عبادت گاہیں لمبی لمبی کاریں، شراب کباب و شباب کی محفلیں بہشتی مقبرہ کی لمبی چوڑی آمدنی، خدمت گاروں کا جھرمٹ، اندھے عقیدتمندوں کا ہجوم، یہود و نصاریٰ سے دوستانہ یارانے، سپر طاقتوں سے تعلقات اور اربوں روپے کا بنک بیلنس چھوڑتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے ورنہ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ نہ آپ نبی تھے اور نہ میں خلیفہ، یہ تو ایک ناٹک ہے جو ہم پون صدی سے رچا رہے ہیں پھر مجھ سے گلہ کرتا ہوا کہتا ہے کہ دادا جان آپ کو نبوت کاذبہ کے اس کاروبار کو ادھورا چھوڑ گئے تھے یہ تو ہماری محنت و لیاقت ہے کہ ہم نے اس ادھورے کاروبار کو سنبھالا، چلایا اور چمکایا اتنی جدوجہد کرنے کے بعد اس چلتے چلائے اور چمکتے چمکائے کھربوں ڈالر کے بزنس کو چھوڑنے کا فی الحال میرا کوئی ارادہ نہیں، آپ سب بڑے شوق سے جہنم میں جلیں، مجھے تو دنیا کی ہر آسائش میسر ہے اور میں ایک پرنس کی زندگی بسر کر رہا ہوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا قادیانی کی یہود کیلئے ایک عظیم خدمت

غلام مجتبیٰ

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آرہی ہے کہ قادیانی تحریک جس کا آغاز عین اس زمانے میں ہوا جب یہودی قوم پرستی کی تحریک صیہونیت شروع کی گئی بنیادی طور پر صیہونی تحریک کی ایک ذیلی شاخ تھی جس کا مقصد یہودیت کے قدیم فلسفہ فکر کا احیا اور سیاسی سطح پر برطانوی سامراج اور یہودی تخریب کاروں کی اعانت تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس تحریک کے خدوخال نمایاں ہو رہے ہیں مرزا صاحب کے زمانے کے واقعات کو صحیح پس منظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کی تمام کارروائی، دراصل انتشار، برطانوی سامراج کی حمایت اور صیہونیت کی ترویج کے لئے کی گئی تھی

مرزا صاحب نے اپنی سچائی کے نام نہاد ثبوتوں میں انگریز ڈاکٹر ڈوئی کے ساتھ ایک مقابلے کو خوب اچھالا ہے اور اسے اپنی صداقت کا نشان قرار دیا۔ ہم پہلے ڈوئی کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ شخص کون تھا، اس کا دعویٰ کیا تھا اور اس کے ساتھ مرزا صاحب کے مقابلے کی غرض و غایت کیا تھی جان الیگزینڈر ڈوئی ۲۵ مئی ۱۸۴۷ء کو پیدا ہوا، یہ اسکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرہ کا باشندہ تھا۔ ۱۸۷۲ء میں جنوبی آسٹریلیا چلا گیا جہاں دینی اجتماعات سے خطاب کرنے کا فریضہ ادا کرنے لگا یہاں ۱۸۸۸ء میں ڈوئی امریکہ چلا گیا ۲ سال بعد شکاگو پہنچ گیا یہاں اس نے ۲۲ فروری ۱۸۹۶ء کو ایک نئے دینی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ اور ایک یہودی شہر صیہون (ZION) بسایا صیہون میں قائم ہونے والے نئے سلسلے کا نام کرسچن کیتھولک اپاسٹالک چرچ رکھا گیا جس کا وہ جنرل اوورسیر تھا۔

۱۸۹۹ء میں ڈوئی نے دعویٰ کیا کہ وہ خدا اور اسرائیل کے درمیان طے پانے والے اس معاہدے کا پیغمبر ہے جس کا حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب وغیرہ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ جس کے مطابق اسرائیل نے خدا سے کچھ وعدے کئے تھے اور خدا نے ان کے جواب میں وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کو اپنی برکات سے نوازے گا۔ ڈوئی کا دعویٰ تھا کہ ملاکی نبی کی پیش گوئی کے مطابق وہ ایلیا نبی ہے جو یہود کو نجات دلائے گا اور خدا کے وعدوں کو پورا کرے گا ملاکی نبی کی کتاب میں مذکور ہے۔

دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنے ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے ....

تم میرے بندے موسیٰ کی شریعت یعنی ان فرائض و احکام کو جو میں نے حورب پر تمام بنی اسرائیل کے لئے فرمائے یاد رکھو۔ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا۔ مبادا میں آؤں اور زمین کو ملعون کروں۔ ۳؎

۱۹۰۱ء میں ادھر ہندوستان میں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا، ادھر شکاگو (امریکہ) میں ڈوئی نے ایلیاہ نبی ہونے کا دعویٰ کر کے "جھیل مشی گن کے کنارے یہودیوں کو شہر صیہون میں بسانے کے وسیع پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دیا یہ شہر کلی طور پر ڈوئی کی ملکیت تھا۔ دور دراز علاقوں سے لوگ اس علاقے میں آباد ہونے لگے ڈوئی کی اس لحاظ سے بڑی شہرت تھی کہ وہ دعا کے ذریعے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کرتا ہے۔ ڈوئی کو ناکام کرنے کے لئے پادریوں اور ڈاکٹروں نے اس پر سو الزامات لگائے لیکن وہ عدالت میں انہیں ثابت نہ کر سکے اور ڈوئی بچ گیا اس مقدمے کے بعد اس کے مریدوں کی تعداد میں خوب اضافہ ہوا۔ اس کے شہر صیہون میں پانچ ہزار افراد بستے تھے کوئی تھیٹر، ڈانس ہال، شراب خانہ، وغیرہ وہاں موجود نہ تھا نشہ استعمال کرنے اور سور کھانے پر سخت پابندی تھی اور عبادات سے پہلے سائرن بجائے جاتے تھے۔ شہر کی صنعتوں اس کے بنکوں اور کالجوں پر اس کا شخصی کنٹرول تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے مریدوں کی تعداد پچاس ہزار تک پہنچ گئی۔ چھ زبانوں میں اس کا لٹریچر چھپنے لگا۔ اور یہودی سرمایہ کے بل بوتے پر مشن روانہ کئے جانے لگے۔ ۱۹۰۳ء میں ڈوئی اپنے ۳ ہزار مریدوں کو لے کر نیویارک پہنچ گیا۔ جہاں اس نے بحث و گفتگو کا ایک طویل سلسلہ شروع کر دیا۔ ۴؎

اب اس بات کی طرف توجہ مبذول کی جاتی ہے کہ مرزا صاحب نے اس سے مقابلہ کیوں کیا اور اس مقابلہ سے یہودی صیہونیوں کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟ اس مسئلہ کو سمجھنے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ انیسویں صدی کے اختتام پر یہودی قوم پرستی کے آغاز کے زمانے میں بہت سی تحریکیں جاری تھیں پیرس میں ہنگری نژاد یہودی (MAX NORDAU) یہودی ریاست کے قیام کے لئے راہ ہموار کر رہا تھا جرمنی میں ولف سان (WOLF SOHN) اور انگلینڈ میں ڈی ہاس (DE HAAS) عیسائیوں کے تعاون سے اس تحریک کو پھیلا رہے تھے۔ یہی کام امریکہ میں ڈوئی انجام دے رہا تھا لیکن یہ تمام یہودی چاہتے تھے کہ خدا کے وعدوں کے مطابق فلسطین میں یہودیوں کی ریاست قائم ہو۔ لیکن ڈوئی ذاتی اغراض کیلئے امریکہ کے شہر شکاگو سے ۴۲ میل دور جھیل مشی گن کے کنارے یہودی ریاست کی بنیاد رکھ رہا تھا کہ اور یہ بات یہودیوں کے اعلیٰ کنونشن منعقدہ بیسل (سوئٹزرلینڈ) کے پروگرام کے خلاف تھی۔ اس کنونشن میں جس کے انعقاد میں ویانا کے صحافی

اور صیہونیت کے بانی تھیوڈر ہرزل کی کوششوں کا ثمرہ تھا۔ یہ طے پایا تھا کہ فلسطین میں یہودی وطن قائم کیا جائے گا۔ تھیوڈر ہرزل نے اپنی ڈائری میں ستمبر ۱۸۹۷ء میں جو تل ابیب سے شائع ہوئی لکھا ہے

"باسل (BASLE) میں میں نے یہودی ریاست قائم کر دی ہے اگر میں اسے بلند آواز سے کہوں تو لوگ ہنسیں گے لیکن پچاس سالوں میں اور پچاس سالوں میں یقیناً اسے قبول کر لیا جائے گا۔"

یہودی قوم پرستی کی تحریک کے آغاز میں برطانوی سامراج نے صیہونی تخریب کاروں سے گٹھ جوڑ کر لیا تھا برطانوی سامراج کی نظریں مشرق وسطیٰ کی طرف لگی ہوئی تھیں اور وہ یہودیوں کو اپنے ساتھ ملا کر سلطنت عثمانیہ کا تختہ الٹنا چاہتا تھا۔ اس سازش کی تکمیل کے لئے یہودیوں کو پہلے جزیرہ نما سینائی میں آباد ہونے کی جگہ پیش کی گئی اس کے بعد افریقہ کا علاقہ یوگنڈا پیش کیا گیا۔ یہودیوں نے ان علاقوں میں بسنے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کی اکثریت کا یہ دعویٰ تھا کہ انبیاء کی پیش گوئیوں کے مطابق ایسے کسی علاقہ میں آبادکاری کا کوئی ذکر نہیں اور صرف فلسطین میں آباد ہو کر ہی ان نوشتوں کو پورا کیا جا سکتا ہے جبکہ سیاسی صیہونی اس بات کے سخت مخالف تھے کہ فلسطین کے علاوہ کسی اور جگہ یہودی ریاست قائم کی جائے۔

۱۹۰۰ء میں پچاس ہزار یہودی فلسطین پہنچ چکے تھے اور صیہونیوں کی آبادکاری کی تنظیم (ZION SOCIETY) ZION عظیم یہودی سرمایہ دار روتھ چائلڈ اور ڈی شومان کے سرمائے سے زمین خریدنے میں مصروف تھی۔ RATH SCHILD DE SEHUMANN FOUNDATION اور PALESTINE INVESTMENT COPORATION کے علاوہ ایک اور آبادکاری کی سوسائٹی ZEONSTILE MENT SOCIETY فلسطین میں یہودی جلاوطنوں کو آباد کرنے میں ہاتھ بٹا رہی تھی یہ جلاوطن روس، پولینڈ، آسٹریلیا وغیرہ سے ہزاروں کی تعداد میں آ رہے تھے۔ ان یہودیوں کی آمد کا سلسلہ اتنی تشویشناک صورت اختیار کر چکا تھا کہ ترکی کے خلیفہ سلطان عبدالحمید دوم کو ان کی آمد پر پابندی لگانا پڑی۔ ان واضح

رہے کہ ہندوستان میں ترکوں کے خلاف یہودی قوم پرستی کی تحریکوں کے زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نہایت ذلیل پروپیگنڈہ کیا [11] اور ان کے بعد ان کے بیٹے مرزا محمود نے یہ کام سنبھالا [12]

ڈوئی کے منصوبے کی بدولت عالمی صیہونی تحریک کو نقصان پہنچ رہا تھا یورپ سے فلسطین کی طرف روانگی میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ اور مذہب کے دلدادہ یہودی ڈوئی کو ایلیاہ سمجھتے ہوئے امریکہ میں جمع ہو رہے تھے۔ ڈوئی کی تحریک پر مذہب کا رنگ حاوی تھا۔ اس لئے سطحی خیال کے مذہبی جنونی اس کی طرف متوجہ تھے۔ اس کے علاوہ وہ عیسائیت کی آڑ میں اپنی تحریک کو چلا رہا تھا۔ اس کے پروگرام کو ناکام بنانے کے لئے برطانوی سول سروس میں کام کرنے والے یہودیوں نے اپنے ازلی گماشتے مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹھے بٹھائے اور انہیں ڈوئی سے بھڑوا دیا۔ مقصد یہ تھا کہ اسے مناظرہ بازی میں الجھا کر اس کی گرفت کو کمزور کیا جائے اور اس کے خلاف مذہبی ہتھکنڈے استعمال کئے جائیں اور تحریروں کے ذریعہ ناکام بنانے کی یہ بھی ایک تدبیر تھا۔

مرزا صاحب نے اسے مباہلہ کا ایک مضمون واضح کیا اور صیہونیوں کی مدد سے اسے امریکہ کے بڑے بڑے نامی اخباروں میں شائع کرایا گیا ویسے اس نے مرزا صاحب کو جواب دینا تک گوارا نہ کیا۔ مرزا صاحب کی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں ۳۲ اخبارات کی فہرست درج ہے جن میں یہ اشتہار چھپا۔ آخر کار ڈوئی نے اپنے پرچے میں یہ لکھ دیا۔

"ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور یہ کہ کیوں اس شخص کو جواب نہیں دیتا مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔"

مرزا صاحب نے ڈوئی کو لکھا کہ وہ اپنے عقیدے میں جھوٹا ہے۔ اور ان کی زندگی ہی میں مر جائے گا۔ اور اگر مباہلہ نہ بھی کرے تب بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا۔

نیویارک کے دورے میں ڈوئی نے ۳ لاکھ ڈالر صرف کئے جس پر لوگوں نے اعتراض کئے لیکن اس نے توجہ نہ دی بلکہ تمام دنیا کے دورے کا پروگرام بنایا تاکہ مختلف علاقوں سے جلاوطن یہودیوں کو جمع کرے۔ اس نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ اگر مطلوبہ رقم نہ دیں گے تو انہیں شہر صیہون سے نکال دیا جائے گا۔ [13] اس اعلان کے بعد خود وہ صیہون نے بہشت (ZION PARADISE PLANTATION) کے قیام کے لئے میکسیکو چلا گیا۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو اسے فالج ہوا، اور اس کے مرید اسے جمیکا لے گئے اس عرصے میں اس کے خاص دوست ولبر گلن والیوا WILBER GLEN VOLIVA نے جسے صیہون کے تمام اختیارات حاصل تھے بغاوت کر دی اور اپریل ۱۹۰۶ء میں ڈوئی کو معزول کر کے شہر صیہون کی جائیداد پر قابض ہو گیا [14] ڈوئی پر تعدد ازدواج اور دیگر سنگین الزامات لگا کر اس کی ممبرشپ ختم کر دی۔ ڈوئی نے تنگ آ کر بڑے ہاتھ پاؤں مارے لیکن ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو مر گیا [15] اور خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکا۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ان کی پیش گوئی کی وجہ سے وہ اپنے آباد کردہ شہر صیہون سے بڑی حسرت سے نکالا گیا جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے اور اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے پس اس طرح وہ قوم میں ولد الزنا ثابت ہوا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں بیماروں کو معجزہ سے اچھا کرتا ہوں یہ تمام لاف و گزاف اس کی جھوٹ ثابت ہوئی۔

ان تمام باتوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ ڈوئی کے ساتھ مقابلے میں مرزا صاحب نے جس زور و شور کا مظاہرہ کیا اس کی وجہ صیہونی یہودیوں کی سازش تھی اور مرزا صاحب ان کے آلہ کار کے طور پر کام کر رہے تھے ڈوئی عالمی صیہونی پروگرام کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ اور مسیح سے قبل آنے والے ایلیاہ نبی ہونے کا دعویٰ کر کے امریکہ کے شہر شکاگو میں یہودی شہر صیہون کی بنیاد رکھ چکا تھا جو صیہونیوں کے مفاد کے خلاف تھا اور مرزا صاحب نے اس لئے کوسوں دور بیٹھے اس شخص سے مقابلہ کیا۔ ڈوئی بائبل کی پیش گوئی کے مطابق صیہونی شہر قائم کرنے کا مدعی تھا اور خود کو مسیح کا پہلا حواری

باقی صفحہ ۲۶ پر

تقویٰ

محمد اقبال
حیدرآباد

تقویٰ کے لغوی معنی مطلق بچنے کے ہیں لیکن اصطلاح شریعت میں گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ غفلتوں سے دل کو محفوظ رکھنا۔ خواہشات سے نفس کو باز رکھنا۔ لذتوں سے حلق کو بچانا اور بری باتوں سے اعضاء جسم کو الگ رکھنا تقویٰ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقویٰ کی اصل ہے شرک سے بچنا۔ پھر نافرمانیوں اور گناہوں سے بچنا پھر ایسی چیزوں سے بچنا جن کا حلال اور حرام ہونا واضح نہ ہو شبہ دور بھی تقویٰ کا ایک معنی ہے۔

نصرآبادیؒ فرماتے ہیں تقویٰ یہ ہے کہ اللہ کے سوا جو ہر ایک سے اجتناب کرے۔ نیز تقویٰ کا پابند دنیا سے جدا ہو جانے کا خواہش مند ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بلاشبہ دار آخرت تقویٰ والوں کے لئے ہے۔" تقویٰ کا اعلیٰ درجہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کے دل میں جو خیالات و تصورات خلوت و جلوت میں پیدا ہوتے ہیں انھیں اگر طشتری میں ڈال کر اور ہتھیلی پر رکھ کر بھی اگر کوئی شخص سرے عام پھرے تو اسے ان خیالات و تصورات پر ندامت نہ ہو۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا کہ "تقویٰ" کیا ہے؟ انھوں نے کہا "کبھی کانٹے دار راستے میں آپ نے سفر کیا ہے؟ فرمایا "ہاں" تو کہا جیسے وہاں کپڑوں کو اور جسم کو کانٹوں سے بچاتے ہو ایسے ہی گناہوں سے بال بال بچنے کا نام "تقویٰ" ہے۔

تقویٰ اور ایمان لازم و ملزوم ہیں۔ تقویٰ اسلام کا اصل الاصول اور انسان کی فطرت صحیح کا خاصہ ہے اس اصل سے خشیت الٰہی محبت انسانی محبت کائنات طلب و جستجو صداقت اور آرزوئے حسن و احسان کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ علاوہ بریں وہ علم و حکمت رشد و ہدایت عظمت و کامیابی اور قرب الٰہی حاصل کرنے کی ناگزیر پیش شرط ہے۔ تقویٰ کا خاصہ عجز و انکسار ہے۔

انسان فطرتاً عبد ہے اور عبودیت فطرت انسانی کا خاصہ ہے اور عبودیت الٰہ کو چاہتی ہے جو تنہا اللہ تعالیٰ ہے۔ تقویٰ ہیں آرزوئے الٰہ میں زندگی اور حرکت پیدا ہوتی ہے۔

تقویٰ مکارم اخلاق کا سرچشمہ ہے اور انسان میں صفات الٰہی پیدا کرتا ہے اور خودی کو اللہ کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ اس اعتبار سے تقویٰ اور حسن خلق لازم ملزوم ہیں۔

جسم کی طرح قلب کو بھی گوناگوں بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا نماز۔ تلاوت قرآن پاک ذکر و فکر۔ روزے اور اگر توفیق ہو تو حج عمرے نیز زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے ان کا مسلسل علاج کرنا چاہئے۔ نفاق۔ بخل کسب حرام فتنہ فساد سود کاری اور استحصال۔ کاروباری بددیانتی خیانت دروغ گوئی۔ بہتان غیبت بدنیتی۔ منکرات نیز اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنانے سے قلب کو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں جس طرح جسم کو بیماریوں سے محفوظ اور اسے صحت مند تو انا رکھنے کے لئے تقویٰ ضروری ہے تقویٰ سے انسان بندہ رحمان بن جاتا ہے اور اللہ کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور دنیا سے بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ تقویٰ سے حسن و حق کی طلب و جستجو پیدا ہوتی ہے۔ تقویٰ دنیا و آخرت دونوں زندگیوں کو سدھارنے کا واحد ذریعہ ہے۔ تقویٰ کے بغیر انسان، انسان نہیں بن سکتا۔

ایک حسین و جمیل نوجوان جو حسن و شباب کے تقاضوں سے بھرپور زندگی کے دور سے گزر رہا ہے اس کے سامنے وہ سب کچھ بے مانگے آجاتا ہے جو جوانی چاہتی ہے اور جس کا حسن تقاضا کرتا ہے۔ ایک پیکر شباب نسوانی جمال حسن و رعنائی امنگ اور ہیجان کا آغوش کھولے ہوئے اپنے عریاں کشش کے ساتھ اس کے سامنے ہے۔ اس کی تکمیل و تمنا کے بعد کسی دنیاوی خزانے کی بجائے ناز و نعمت اور دولت و ثروت کے خزانے اس کے قدموں پر نثار ہونے کو تیار ہیں۔ اگر وہ معشوق عشق باز کے ابھرے ہوئے جذبات سے ذرا بھی بے التفاتی کرتا ہے تو قید و بند کے مصائب منہ کھولے ہوئے سامنے نظر آرہے ہیں۔ لیکن تقویٰ اس کی جوانی کی ابلتی ہوئی خواہشات کے سرکش گھوڑے کو لگام دے دیتا ہے وہ اسے آگے بڑھنے سے روک دیتا ہے۔

رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ (یوسف)
اے میرے پروردگار! جس طرف مجھے دعوت دی جا رہی ہے اس کے مقابلے میں قید و بند مجھے منظور ہے۔
عشق انتظار کا آغوش کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔ نشہ شوق کی متوالی آنکھوں کی چمک ماند پڑ جاتی ہے۔ سفلی میلان پر غالب آنے کے لئے تقویٰ کی اشد ضرورت ہے۔

جب کسی قوم میں من حیث القوم تقویٰ کا رواج ہوا وہ قوم اقوام عالم پر غالب آگئی اس کی دنیا سدھر گئی روحیں پاک ہو گئیں اور آخرت کی بہترین تیاری ہو گئی۔ کوئی فرد اپنے اندر تقویٰ کی صفت کرے تو وہ اپنے ماحول سے اہم افضل اور اعلیٰ ہو جاتا ہے۔

قربانی کا ایک مسئلہ

جناب مفتی صاحب!
السلام علیکم ————

بعد سلام ایک مسئلہ پوچھنا ہے وہ یہ کہ میں نے قربانی کے لئے ایک دنبہ پالا اور اسے خوب کھلایا پلایا ہے وہ بہت موٹا ہو گیا ہے اور اس کا وزن اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ آگے والی دونوں ٹانگوں پر وزن زیادہ ہو گیا ہے۔ اسکی وجہ سے چلنے میں دقت پیدا ہوتی ہے باقی اس کو کوئی بھی نقصان نہیں ہے نیز وہ موضع ذبح تک جا سکتا ہے تو کیا اس کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جواب سے نوازیں۔
عین نوازش ہوگی۔
ثناء اللہ چیل میکر جوڑیا بازار۔

الجواب

مذکورہ عذر عیب نہیں بلکہ بہ نسبت قربانی خوبی ہے۔ اس لئے اگر وہ مذبح تک جا سکتا ہے تو اس دنبہ کی قربانی جائز ہے۔
۔ واللہ اعلم۔ ابوبکر سعید الرحمٰن۔
الجواب صحیح محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ۔
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ کراچی ۵ ۱۲۔۲۰۔۱۴ھ

اسلام میں پہلی نماز جمعہ میں آپ کا پہلا خطبہ اس میں آپ نے توحید اور تقویٰ کی وصیت کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"حمد و ستائش اللہ ہی کے لئے ہے۔ میں اس کی حمد و ستائش کرتا اور اسی سے مدد مانگتا اور اسی سے بخشش و ہدایت کی طلب و آرزو رکھتا ہوں اسی پر میرا ایمان ہے میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور اس کی نافرمانی کرے میں اس کا دشمن ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی الٰہ (معبود و محبوب اور مطلوب مقصود) نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جو یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا بندہ اور رسول ہے اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت نور اور موعظت و نصیحت دے کر بھیجا (اور اس زمانے میں بھیجا) جب کسی رسول کو آئے ایک زمانہ ہو چکا تھا۔ علم کم ہو گیا تھا اور لوگ گمراہ ہو گئے تھے اسے آخری زمانے میں قیامت کے نزدیک اور زندگی کے اختتام کے قریب بھیجا گیا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانتا ہے وہی ہدایت پاتا ہے) اور جو کوئی اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھٹک گیا اور مقام (انسانیت) سے گر گیا اور وہ ضلالت و گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔

مسلمانو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ بہترین وصیت جو مسلمان کو کر سکتا ہے یہ ہے کہ اسے آخرت کی رغبت دلائے اور آمادہ کرے۔ اللہ نے جن باتوں سے تمہیں دور رہنے اور بچنے کو کہا ہے ان سے بچتے رہو اس سے بڑھ کر نہ کوئی نصیحت ہے اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی ذکر ہے۔ یاد رکھو! جو شخص خشیت الٰہی کے ساتھ عمل کرتا ہے اس کا تقویٰ امور آخرت کے بارے میں بہترین مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نیز جو کوئی شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملہ صدق و دل سے باطنی اور ظاہری طور پر درست کرتا ہے تو اس کے لئے دنیا میں ذکر باقی رہے گا اور آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ بن جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو وہ اپنی بدیوں کے سبب چاہے گا اس میں اور بدیوں میں ایک بڑا اور دور دراز فاصلہ ہو۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے احکام کی مخالفت سے ڈراتا ہے (کیونکہ اس کا انجام انسان کے حق میں بھیانک ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی اور اپنا وعدہ پورا کیا اس کے وعدے میں کوئی خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہماری بات نہیں بدلا کرتی اور ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے۔

مسلمانو! اپنے حال اور مستقبل کے کاموں میں ظاہری اور باطنی طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کی برائیوں کو دور اور اس کے اجر کو بہت زیادہ کر دیتا ہے۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے یقیناً عظیم کامیابی نصیب ہوئی۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ کے غضب۔ عذاب اور غصے سے بچا لیتا ہے۔ تقویٰ چہرے کو روشن (یعنی انسان کو سرخ رو) اور پروردگار کو خوش اور (انسان کے) درجے کو بلند کرتا ہے۔

لوگو! اپنا حصہ لو مگر حقوق الٰہی میں کمی بیشی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی کتاب سکھا دی اور اپنی راہ دکھا دی ہے۔ تاکہ سچوں اور جھوٹوں میں تمیز ہو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے تم بھی دوسروں کے ساتھ اسی طرح احسان کرو (یعنی ان کی زندگیوں کو حسین و خوشحال بناؤ) نیز اس کے دشمنوں سے دشمنی کرو اور اس کی راہ (یعنی انسانیت کی فلاح و بہبود اور خوشحالی و ترقی کے کاموں) میں ایسی کوشش کرو جو کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو برگزیدہ کیا اور تمہارا نام مسلمان رکھا۔ وہ ہلاک ہوا جو مبینہ یعنی قرآن مجید کے مطابق ہلاکت میں پڑا اور وہ زندہ ہوا جس نے قرآن کے مطابق زندگی بسر کی۔ کسی کو نیکی کی طاقت اس کی مدد کے بغیر نہیں اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور کل (یعنی آخرت) کے لئے عمل کرو۔ جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملہ درست کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے مابین معاملے کو درست کر دینے کا کفیل بن جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا حاکم ہے اور اس کا کوئی حاکم نہیں۔ اللہ لوگوں کا مالک ہے اس کا کوئی مالک نہیں۔ اللہ ہی بڑا ہے۔ عظیم و برتر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کسی کو نیکی کرنے کی طاقت نہیں۔

ذوالحج کے نو کو عرفات کے مقام پر آپ نے آخری خطبہ دیا جو آنے والی تمام نسل انسانی کے لئے بالعموم اور مسلمانوں کے لئے بالخصوص مشعل راہ ہے۔ یہ تاریخ انسانی کا بے نظیر و بے مثل خطبہ ہے اس خطبے میں نہایت جامع انداز میں حسین و جمیل اسلوب کے ساتھ اسلامی اخلاق کے اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔ رسوم جاہلی کی نفی کی گئی ہے۔ انسانی زندگی کے انفرادی و اجتماعی معاشرتی و معاشی سیاسی۔ عمرانی فکری و عملی پہلوؤں کو نہایت ایجاز و اعجاز کے ساتھ تعلیم فرمایا گیا اور خاندان کی بنیادی اکائی مرد و عورت کے حقوق سے لے کر انسانی اجتماع کے اہم ترین مسائل کا نہایت لطیف انداز سے مثبت حل پیش کیا گیا ہے۔

حج کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے اور آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے قصوا (اپنی اونٹنی) لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپ (اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے اور تقویٰ کے متعلق بھی فرمایا۔

آپ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی۔ خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ یکتا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا اس نے اپنے بندے (رسولؐ) کی مدد فرمائی اور تنہا اس کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

لوگو! میری بات سنو میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا) لوگو! اللہ تعالیٰ ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

حضرت کمیل بن زیادؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ہمراہ نکلا۔ جب آپ قبرستان پہنچے تو قبروں کی طرف التفات کرکے آپ نے فرمایا: اے قبروالو اے بلا والو! اے وحشت والو! تمہاری کیا خبر ہے؟ ہماری خبر تو یہ ہے کہ مال تقسیم کئے گئے۔ اولاد یتیم ہو گئیں بیویوں نے خاوند اور خاوندوں نے بیویاں کر لیں۔ یہ خبر تو ہماری ہے تمہاری کیا خبر ہے؟ پھر جب میری طرف حضرت علیؓ ملتفت ہوئے کیا اور فرمایا اے کمیلؓ! اگر انہیں جواب کی اجازت ہوتی تو کہتے کہ بہترین توشہ تقویٰ ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ رو پڑے اور کہا اے کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے اور مرتے وقت تجھے بات معلوم ہو جائے گی۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ بہ نسبت عمل کے عمل کی قبولیت کی طرف تقویٰ کے ذریعہ سے زیادہ کوشش کرو اور تقویٰ کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قلیل نہیں ہے۔ اور وہ عمل قلیل ہی کیسے ہو سکتا ہے جو قبول کیا جائے؟

مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں فرمایا: اے ابن آدم! تو جان لے کہ موت کا ایسا فرشتہ جو تیرے اوپر مقرر کر دیا گیا ہے ایسا نہیں ہوتا کہ تجھے چھوڑ دے اور تیرے غیر کی طرف چلا جائے جب سے کہ تو دنیا میں ہے اور گویا کہ وہ موت تیرے غیر کو چھوڑ کر تیری طرف آ گئی اور تیرا ارادہ کیا ہے۔ لہٰذا تو اپنے تقویٰ کو اختیار کر اور اسی کے لئے تیاری کر اور غفلت مت برت وہ تجھ سے غافل ہونے والی نہیں اور اے ابن آدم تو جان لے اگر تو نے اپنے نفس سے غفلت برتی اور تو نے تیاری نہیں کی تو تیرے نفس کے لئے تیرا غیر تیاری نہیں کرے گا اور اللہ سے ملنا ضروری ہے۔ لہٰذا تو اپنے نفس کے لئے عمل اختیار کر اور اپنے نفس کو اپنے غیر کے سپرد نہ کر۔ والسلام۔

اسلام کے نزدیک انسان کے لئے قرآن مجید سے علم و حکمت اور رشد و ہدایت حاصل کرنے نیز کامران حیات کے جادۂ مستقیم پر چلنے اور اپنی منزل مقصود حسن مآب پر پہنچنے کے لئے تقویٰ ایک ناگزیر پیش شرط ہے۔ تلاوت قرآن مجید صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ تمام عبادات کا مقصود حقیقی تقویٰ آفرینی ہے اور یہی ان کا خاصہ بھی ہے۔ علاوہ بریں اللہ تعالیٰ متقی انسانوں کو ہی دوست رکھتا ہے۔

نفس کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام تقویٰ ہے جو گناہ کا موجب ہو اور یہ بات شرعاً ممنوعات اور حرام چیزوں کے ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

مکتوب فیصل آباد

نمائندہ خصوصی

قادیانی نواز کمشنر کی تبدیلی ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کے بارے میں رپورٹ طلب کر لی گئی

انجمن اصلاح نوجوانان اسلام کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد نے کمشنر فیصل آباد کو تبدیل کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے انہوں نے کہا کہ گذشتہ دنوں الگ الگ یادداشتوں کے ذریعہ وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اسلامیان پاکستان کے متفقہ مطالبہ پر ربوہ کا نام تبدیل کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک نام پر صدیق آباد رکھنے کی کمشنر فیصل آباد کی طرف سے مخالفت کرنے اور سمری پر وزیر اعلیٰ پنجاب سے دستخط کرانے کی تحقیقات کرائی جائے اور چار سال سے تعینات قادیانی نواز کمشنر فیصل آباد کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے یادداشت میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ منڈی ڈھاباں سنگھ کا نام تبدیل کرکے ایک ایم پی اے کے نام پر اگر صفدر آباد رکھا جا سکتا ہے تو ربوہ کا نام صدیق آباد کیوں نہیں رکھا جا سکتا اس کے علاوہ کچھ عرصہ قبل قادیانی جماعت نے مقامی پیپلز کالونی کے پلاٹ نمبر ۹۱ پی ڈی بلاک پانچ کنال رقبہ پر فوت شدہ الاٹی کے نام پر غیر قانونی طور پر قادیانی عبادت گاہ اور جماعت خانہ تعمیر کرنے پر تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد محکمہ ہاؤسنگ نے منسوخ کر دیا تھا جبکہ تا حال الاٹی کا کوئی جائز وارث نہ آیا ہے اخبارات میں اشتہار دئے جا چکے ہیں جن پر کمشنر فیصل آباد نے قادیانی جماعت کی حمایت کرتے ہوئے اس پلاٹ کا کیس ریمانڈ کر دیا تھا اب دوبارہ پھر قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے یہ پلاٹ لاوارث قرار دیا جا چکا ہے جس کو نیلام عام میں فروخت کیا جائے۔ دریں اثنا محکمہ پنجاب محکمہ بلدیات نے ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھنے کے بارے میں سیکرٹری ریونیو بورڈ آف ریونیو پنجاب سے رپورٹ طلب کر لی ہے اس امر کی اطلاع محمد ارشد بھٹی سیکشن آفیسر لوکل گورنمنٹ پنجاب نے ایک یادداشت کے ذریعہ انجمن نوجوانان اسلام کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد کو دی ہے انہوں نے ایک یادداشت کے ذریعہ وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے مطالبہ کیا تھا کہ اسلامیان پاکستان کے متفقہ مطالبہ کے پیش نظر ربوہ کا نام تبدیل کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک نام پر صدیق آباد رکھا جائے جیسا کہ ایک ایم پی اے کے نام پر منڈی ڈھاباں سنگھ کا نام تبدیل کرکے صفدر آباد رکھا گیا تھا۔

یہ اضافی بستی ۵۰ ایکڑ پر حکومت سے

۱۹۹۳ء تک تعمیر کی توسیع

حکومت پنجاب محکمہ ہاؤسنگ نے ایریاز ڈویلپمنٹ لو انکم ہاؤسنگ سکیم ربوہ الموسوم مسلم کالونی ربوہ کے مسلمان الاٹیوں کو پلاٹوں پر مکانات کی تعمیر کے لئے بغیر سرچارج کے میعاد بڑھا کر ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء تک کر دی ہے اس امر کی اطلاع ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ پنجاب نے ایک مراسلہ کے ذریعہ ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور انجمن اصلاح نوجوانان اسلام کے صدر مولوی فقیر محمد کو دی ہے جنہوں نے کچھ عرصہ قبل صوبائی وزیر ہاؤسنگ پنجاب چوہدری نذیر احمد سے مقامی سرکٹ ہاؤس میں ملاقات کر کے ایک درخواست پیش کی تھی جس پر وزیر ہاؤسنگ نے کم آمدنی والوں کے لئے تعمیر کردہ ہاؤسنگ سکیم ربوہ کے مسلمان الاٹیوں کو مکانات کی تعمیر کے لئے بغیر جرمانہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء تک تعمیراتی مدت میں توسیع کرنے کے احکام صادر کئے مولوی فقیر محمد نے ربوہ کے غریب مسلمان الاٹیوں کو عمارات کی تعمیر کے لئے بغیر جرمانہ میعاد بڑھانے کا خیر مقدم کیا ہے۔

قادیانی اخبار کو بند کیا جائے

فیصل آباد۔ انجمن اصلاح نوجوانان اسلام کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد نے صوبائی ہوم سیکرٹری پنجاب اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیت مذہب کی تبلیغ اور چاروں صوبوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے پیش نظر پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کی دفعہ نمبر ۲۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ای) کے تحت قادیانی جماعت کے ترجمان الفضل ربوہ کی اشاعت بند کرائی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے نفاذ سے ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء تک الفضل کو بند رکھنے کی طرح اب ۲۱ فروری ۱۹۹۲ء سے پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کی بحالی کے بعد الفضل کو فوری طور پر بند کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی غیر مسلموں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جا چکی ہے اور قادیانی مذہب کی کسی جس طریقہ سے تبلیغ و تشہیر بند ہے جو زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات پاکستان جرم ہے جس کی سزا تین سال قید با مشقت ہے انہوں نے وفاقی وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور، وزارت اطلاعات و نشریات سے فوری مداخلت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

قادیانی استعماری گماشتے اور یہودیوں کے ایجنٹ ہیں

آئینی طور پر قادیانیوں کو مرتد قرار دے کر ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

مولانا شجاع آبادی

جلالپور پیروالہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے جنرل سیکرٹری ممتاز عالم دین مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد نقشبندی موسوی جلالپور پیروالہ میں خطاب فرماتے ہوئے فرمایا شہداء ختم نبوت نے جس مشن کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں قربان کیں تھیں وہ اسی طرح زندہ ہیں۔ جس طرح شہداء زندہ جاوید ہیں۔ کادیانی استعماری گماشتے یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں ہم اعتقادی طور پر انہیں اسلام کا دشمن سمجھتے ہیں ہمارے دل و دماغ میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں ہے اور جو لوگ ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں وہ بھی کسی رواداری کے مستحق نہیں ہیں۔ انہوں نے شہدائے ختم نبوت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اللہ کریم کی بارگاہ میں مقبول تھے۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جس ایثار کا مظاہرہ کیا وہ ہمارے لئے نشان منزل ہے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے واضح الفاظ میں کہا کہ قادیانیوں کی آئین میں متعین حیثیت کافی ہے جو اسلام کے عین مطابق نہیں بلکہ جمہوریت کے معیار کے مطابق ہے قادیانی نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق مرتد واجب القتل ہیں۔ میرا حکومت سے مطالبہ ہے کہ آئین میں انہیں مرتد قرار دے کر ان پر ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

انہوں نے مزید فرمایا:۔

کہ ۱۹۵۳ء میں مسلم لیگی حکومت نے تحریک ختم نبوت کو تشدد سے کچلا اور جنرل اعظم خاں نے مارشل لاء کے ذریعے تیرہ ہزار مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا ۔ مسلم لیگ کا دامن شہداء ختم نبوت کے خون سے داغدار ہے شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں قادیانیوں کا محاسبہ ہو رہا ہے۔ مولانا محمد صادق صدیقی جلالپوری نے کہا کہ قادیانی جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں، باؤنڈری کمیشن میں آنجہانی ظفر اللہ خاں کادیانی کی سازش کی وجہ سے پاکستان کو کشمیر اور گورداسپور سے ہاتھ دھونے پڑے تھے قادیانی آج بھی ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور وہ اپنے عقیدہ کے مطابق اکھنڈ بھارت کے لئے کوشاں ہیں وہ اسی لئے کشمیر میں سازشیں کر رہے ہیں۔ مولانا محمد صادق صدیقی جلالپوری نے کہا کہ حکمرانوں نے نفاذ اسلام کے عہد سے انحراف کر کے شہداء ختم نبوت، شہداء تحفظ اصحاب رسولؐ اور شہداء تحریک پاکستان کے خون سے غداری کی ہے حافظ محمد ابوبکر یوسف نقشبندی نے درج ذیل قرار دادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر عوام نے منظور کیں:۔

(۱) قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے مسلمانوں کے لئے سبز اور غیر مسلموں کے لئے سفید رنگ کے کارڈ جاری کئے جائیں۔

(۲) مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

(۳) مرزائیوں کے تمام اخبار خصوصاً الفضل پر پابندی عائد کی جائے۔

(۴) ربوہ میں مسلمانوں کو جانی تحفظ فراہم کیا جائے۔

(۵) ریلوے اسٹیشن صدیق آباد (ربوہ) کے قریب گرائی جانے والی جھگیوں کے معاملہ کی تحقیق کی جائے اور ریلوے کے شر انگیز افسروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔

(۶) حضرات صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ کی عزت و ناموس کو قانونی تحفظ دیا جائے۔ اور ان منکرین اسلام کے خلاف تحریر

وتقریر میں بدزبانی کا سدباب کیا جائے۔ ایسی تمام کتابیں ضبط کی جائیں جن میں ان ذوات قدسیہ کے خلاف مواد موجود ہے اوران کے مصنفین کو ملک وملت سے غداری کا مجرم قرار دے کر سزا دی جائے۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کے سلسلہ میں

حکومت کا موقف آل پارٹیز مجلس عمل نے مسترد کر دیا۔

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے سلسلہ میں حکومت کے موقف کو مسترد کر دیا ہے اور حال ہی میں اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام اور ارکان پارلیمنٹ کا مشترکہ کنونشن طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں اس سلسلہ میں آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ اسلام آباد میں مجلس عمل کے اجلاس میں کیا گیا۔ جس کی صدارت کل جماعتی مجلس عمل کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف نے کی اور اس میں مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام نے شرکت کی اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت کے اس طرز عمل کی شدید مذمت کی گئی کہ آئین کے منطقی تقاضوں اور دینی حلقوں کے متفقہ موقف کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے مذہب کے خانہ کے بغیر شناختی کارڈ جاری کر دیا گیا ہے حالانکہ اس سلسلہ میں صدر مملکت وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے واضح طور پر مجلس عمل کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن آج وہ اس وعدہ سے منحرف ہو گئے ہیں۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجلس عمل کا وفد پارلیمنٹ کے ارکان سے ملاقات کر کے انہیں اس سلسلہ میں مجلس عمل کے موقف سے آگاہ کرے اور ایک وفد تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں سے رابطہ کرے گا۔

اجلاس میں مولانا فضل الرحمان، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی۔ مولانا محمد اعظم طارق۔ مولانا زاہد الراشدی۔ مولانا سید امیر حسین گیلانی۔ مولانا محمد حنیف جالندھری۔ مفتی عبدالقوی۔ گل نواز عباسی۔ قاری محمد ایوب مولانا محمد عبید اللہ۔ مولانا قاری احسان اللہ۔ مولانا محمد نذیر فاروقی۔ مولانا عبدالرؤف الازہری۔ مولانا محمد علی صدیقی۔ مولانا عبدالوحید قاسمی۔ مولانا عبدالمجید ہزاروی۔ مولانا اللہ وسایا۔ مولانا قاری محمد امین۔ مولانا ظہور احمد علوی۔ اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ ••

حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی ژوب میں تشریف آوری

مورخہ ۲۴ مئی ۹۲ء بروز اتوار امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ بذریعہ طیارہ ملتان سے ژوب پہنچے ایئر پورٹ سے جلوس کی شکل میں لائے گئے اور بعد ظہر مرکزی جامع مسجد ژوب میں یک روزہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرمائی جس سے مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ صوبہ سندھ، مولانا عبدالواحد صاحب خطیب وامام قندھاری جامع مسجد کوئٹہ نے خطاب فرمایا کانفرنس میں قادیانیوں اور ذکریوں کے اسلام دشمن رویہ پر سخت احتجاج کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ذکریوں کے جعلی حج پر پابندی لگائے اور ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

شناختی کارڈ کے خانے میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔

بعد عصر ختم نبوت کانفرنس کی اختتامی دعا امیر مرکزیہ نے فرمائی اور بمورخہ ۲۴ مئی ۹۲ء بروز سوموار لورالائی کے لئے روانہ ہوئے۔ ••

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری سندھ کا انتخاب

سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ مولانا احمد میاں صاحب مدظلہ، پیجر رشید احمد صاحب۔ صدر شاہ محمد رفیع الدین صاحب نائب صدر، غلام محمد بھٹہ صاحب۔ حاجی محمد حنیف صاحب جنرل سیکرٹری مولانا محمود احمد صاحب۔ حافظ الٰہی بخش صاحب جوائنٹ سیکرٹری۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل انصاری پریس سیکرٹری۔ نائب قاری محمد حنیف حقانی۔ غلام حسین زخمی، خازن فرحان خان۔

تعارف وتبصرہ

تبصرہ: مولانا منظور احمد الحسینی

تبصرہ کیلئے کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں

نام کتاب ــــــ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلامی تمدن
تالیف ــــــ علامہ عبدالحی کتانی، قیمت درج نہیں
صفحات ــــــ ۳۸۸ ــــــ
ترتیب وپیشکش ــــــ شیخ طریقت حضرت مولانا الحسنی الدنیاء محمد قرشی

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۷۲۵۵۷۳ —

ناشر ـــــ ادارہ القرآن و العلوم الاسلامیہ ۲ سوکھوٹی

ـــــ گارڈن ایسٹ نند لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

زیر نظر کتاب میں علامہ کتانی نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام حکومت عسکری و حربی امور، وزارت و خلافت، صنعت و حرفت، اصول و تجارت، تعلیمی حالات اور مقامی روایات و اقدار اور انداز معیشت و معاشرت کو انتہائی دلچسپ و مفید اسلوب مستند روایات کے ساتھ پیش کیا ہے۔

مولانا محمد تقی مدظلہ اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

علامہ کتانی کی کتاب "التراتیب الاداریہ" ایک اچھوتے موضوع پر وہ قابل قدر کتاب ہے جو اہل علم و نظر کے نزدیک معتمد علیہ رہی ہے اور اس سے بہت استفادہ کیا گیا ہے راقم الحروف کو بھی اس سے استفادے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جناب محترم سید رضی الدین احمد فخری مدظلہم نے اولاً ایک عالم سے اس کتاب کا ترجمہ کرایا پھر زبان و ترتیب کے نقطہ نظر سے اس میں اصلاحات کر کے اسے "عہد نبوی کا اسلامی تمدن" کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جناب فخری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کتاب کے فیض کو جاری فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے۔

نام کتاب ـــــ سفارش کی جمیل حدیث اور متعلقہ کلام و مسائل

صفحات ـــــ ۳۰

مرتب ـــــ محمد اسلم

قیمت ـــــ ۱۰ روپے

افادات ـــــ حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

ملنے کا پتہ ـــــ مجلس صیانۃ المسلمین مرکز مسجد مرشد چشتیاں

ـــــ فورٹ عباس روڈ ہارون آباد پاکستان

مخلوق خدا و ندی پر شفقت کرنا اور مخلوق کی خدمت کے کاموں کو بجالانا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ کام اس قدر محبوب ہیں کہ حدیث میں اس خدمت کے سرانجام دینے والے کو سید القوم اور خیر الناس کے لقب سے ذکر کیا گیا۔ سفارش بھی۔ چونکہ مخلوق پر شفقت کی ایک شاخ ہے اس لئے حدیث میں اس کا ثواب دس سال کے اعتکاف کے برابر ارشاد فرمایا گیا ہے۔ بری سفارش نہ کی جائے مگر اچھی سفارش کے لئے ہاتھ روکنا بھی کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہم سب کو توفیق بخشے۔ اس کتابچے میں اس امر کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

نام کتاب ـــــ رؤیت ہلال کا مسئلہ

نام مؤلف ـــــ مولانا محمد برہان الدین سنبھلی استاد

ـــــ حدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

صفحات ـــــ ۱۶۳

قیمت ـــــ ۳۹ روپے

ملنے کا پتہ ـــــ دار الکتب جنید یہ بنش ڈی میلو روڈ برنس

ـــــ روڈ کراچی نمبر ۱ پاکستان

رویت ہلال کا مسئلہ دور حاضر کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ جس پر پاک و انڈیا کے علمائے کرام اور فقہائے عظام مختلف وقتوں میں اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے اس کتاب میں ساٹھ سے زیادہ کتب و حدیث، شروح و تفسیر فقہ و اصول اور فتاویٰ کے ہزاروں صفحات کا عطر کشید کیا گیا ہے۔ اور بدلے ہوئے زمانے کی ضرورتوں اور مشکلات کا فقہی حل پیش کیا گیا ہے نیز اس ترقی یافتہ دور کے تمام اہم وسائل ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلیفون، تار، وائرلیس، کے ذریعے رویت ہلال کی اطلاع کا شرعی حکم بیان کیا گیا ہے۔

دراصل یہ مؤلف موصوف کا ایک مقالہ تھا جو پہلی مرتبہ ہندوستان کے مشہور رسالہ برہان میں قسط وار اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۰ء شائع ہوا۔ پھر پہلی مرتبہ باقاعدہ کتابی شکل میں یہ مقالہ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا۔ بعد ازاں مزید ترمیم و اضافہ و نظر ثانی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن حیدر آباد دکن سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا۔ اور اب الحمد للہ ہمارے دوست مولانا محمد رفیق مین صاحب نے اپنے کتب خانے سے جس کا حال ہی میں افتتاح کیا گیا ہے۔ کراچی پاکستان سے تیسری مرتبہ نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے اللہ ان کو مزید ہمت دے کہ ایسی اچھی کتابیں آئندہ بھی شائع کرتے رہیں گے۔ ●●

بقیہ: مرزا کی یہود کے لئے خدمت

بتاتا تھا۔ اس سے بعض یہود نواز عیسائی بھی اس کے ساتھ تھے واضح رہے کہ اسی زمانے میں انگلستان کا وزیر اعظم بالفور تھا جو کہ نیم یہودی اور صیہونیت کا دلدادہ تھا۔ بالفور ڈیکلریشن اسی کے نام سے مشہور ہے۔ غرض ڈووئی سے مقابلہ مرزا قادیان کی صیہونی یہود کے لئے ایک عظیم خدمت ہے اور اسرائیل کے قیام کے لئے ایک قربانی ہے۔ آپ کی اٹوٹ وفاداری کی وجہ سے ہی عرب ممالک میں اسرائیل کا ناپاک وجود قائم ہوا آپ کا نام صیہونیت کے حاشیہ بردار اور عظیم تر یہودیت کے پرچارک کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گا۔ (بشکریہ "البلاغ" کراچی)

ماخوذات

۱۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا زیر لفظ ڈووئی جان الیگزینڈر۔

۲۔ ڈکشنری آف امریکن بیاگرافی جلد دوم مولفہ امین جانسن اینڈ ڈیوس مالون نیویارک ۱۹۵۹ء صفحہ ۲۱۴۔

۳۔ عہد نامہ قدیم ملاکی۔ باب ۳ ۴/۴۶۶۔

۴۔ ڈکشنری آف بیاگرافی۔

۵۔ ڈکشنری آف بیاگرافی۔

۶۔ اکسوڈس (EXEDUS) از لیون یوریس نیویارک ص ۲۳۱

۷۔ THE ZIONIST LOIA - NEW YORK 1959 - HESTZBERYA

۸۔ لیون یوریس (LEONURIS)

۹۔ لیون یوریس۔

۱۰۔ ایضاً ۱۱۔ تبلیغ رسالت (مرزا قادیانی کے اشتہارات کا مجموعہ)

۱۱۔ تاریخ احمدیت جلد پنجم۔

۱۲۔ حقیقۃ الوحی از مرزا غلام احمد ص ۳۰

۱۳۔ انسائیکلوپیڈیا امریکانا زیر لفظ ڈووئی۔

۱۴۔ امریکن بیاگرافی

۱۵۔ CYCLOPEDIA OF NAPTES 1954 P.1321 NEW CENTURY VOL I NEW YORK

۱۶۔ BIOGRAPHICAL DICTIONARY 1964 WEBSTER'S.

۱۷۔ دیکھئے حقیقۃ الوحی، نیز لاہوری مرزائی میاں رحیم بخش کا مقالہ THE DEST FORGOTTEN

بقیہ: مرزا قادیانی سے انٹرویو

س۔ قادیانیوں کے نام کوئی پیغام؟

ج۔ میری طرف سے قادیانیوں سے کہنا کہ مرزا قادیانی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے کہ اے قادیانیو! اپنی کھال

بچاؤ، آل بچاؤ، مال بچاؤ اور اگر مرزا طاہر جنیدہ مانگے تو اس ملعون کے سر پہ دھول جماؤ، ختم نبوت پر ایمان لاؤ، قرآن و حدیث پڑھو اور پڑھاؤ، مجھ پر لعنت بھیجو اور بھجواؤ ورنہ جہنم میں میرے پاس تشریف لاؤ، آگ پھانکو اور گرز کھاؤ اور جہنم کے دائمی مکین بن جاؤ۔

اچھا آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے گرزوں کی مار، چھتروں کی بوچھاڑ، آگ کی چنگھاڑ دھویں کی یلغار، دوزخ کی چیخ و پکار، سانپوں کی پھنکار اور فرشتوں کی دھتکار کے باوجود خاصا وقت عنایت کیا۔ یہ آپ ہی کی ہمت و حوصلہ ہے کہ آپ نے اس عذابِ شدید کے باوجود ہمارے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اچھا اب آپ کو آگ اور گرزوں کے حوالے کرتے ہیں۔ آئندہ بھی انٹرویو کی ضرورت پڑی تو پھر زحمت دیں گے تب تک کے لئے اجازت!!! (ٹھاہ ٹھاہ، تڑاخ تڑاخ، ڈزن، ڈزن ہائے ہائے ہو ہو کی صدائیں!)

ختم شد

بقیہ: بچوں کی نگہداشت

بچے کو ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرنا چاہیئے اس طرح بچہ ڈھیٹ ہو جاتا ہے اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اکثر گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ بچے رات گئے تک ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں اور ماں باپ بھی اپنی سہولت کی خاطر بچوں کو کچھ نہیں کہتے اگر کہیں باہر جانا ہو تو بچوں کو وی سی آر پر فلم لگا دیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں کو دیر سے سونے کی عادت پڑ جاتی ہے اگر وہ دیر سے سوئیں گے تو ظاہر ہے صبح کس طرح اٹھیں گے پھر وہ روتے ہوئے اسکول جاتے ہیں اسکول جانے والے بچوں کو جلدی کھانا کھلائیں اور ۹ بجے رات تک سونے کے کمرے میں بھیج دیں۔

بقیہ: ماہ ذی الحجہ

کسی دن میں عمل کرنا ان سے افضل ہے۔ بس تم ان دنوں میں خصوصیت سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کی کثرت رکھو۔

(منثور)

نمازِ عیدالاضحیٰ کے احکام

عید قربانی کی نماز شہر اور بڑے گاؤں کے باشندوں پر واجب ہے۔ عید قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کچھ کھائیں نہ نماز کے بعد خصوصاً جو قربانی کر رہے ہوں ہاں عید کے بعد قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کریں۔ نماز سے قبل غسل کریں، مسواک کریں، عمدہ صاف کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں۔ جہاں تک ہو سکے جلدی عیدگاہ جائیں پیدل جاویں۔ راستہ میں تکبیریں ہلکی آواز سے کہتے رہیں۔ نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ خطبہ خاموشی سے سنیں واپسی پر راستہ بدل کر آئیں۔

نماز کے بعد دعا مانگنا جائز ہے۔ لیکن خطبہ کے بعد اجتماعی دعا مانگنا محض بے اصل ہے۔ عیدالفطر میں تاخیر افضل ہے اور عیدالاضحیٰ میں جلدی کرنا افضل ہے۔ خطبہ صرف عربی میں پڑھا جائے کسی اور زبان میں جائز نہیں۔

قربانی کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص قربانی کی گنجائش رکھتا ہو اور پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ راوی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کے دنوں میں اللہ کے نزدیک قربانی سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن مع اپنے سینگوں اور اپنے بالوں اور کھروں کے حاضر ہوگا (یعنی ان سب چیزوں کے بدلے ثواب ملے گا) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو جاتا ہے کہ ایک خاص درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ سو تم لوگ جی خوش کر کے قربانی کیا کرو۔ زیادہ داموں کے خرچ ہو جانے پر اپنا جی بُرا مت کیا کرو۔

(ابن ماجہ)

اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے اور ہر بال کے بدلے نیکی ملتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ اگر اُون والا جانور یعنی بھیڑ دنبہ قربان کیا جائے تو اس میں بھی اسی طرح اجر و ثواب ملے گا؟ فرمایا کہ ہاں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ! اٹھ اور ذبح کے وقت اپنی قربانی کے پاس موجود رہ کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اس کے ساتھ ہی تیرے لیے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے (اور) یاد رکھو کہ قیامت کے دن اس قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تیرے میزان (عمل) میں ستر حصے بڑھا کر رکھ دیا جائے گا ان سب کے بدلے نیکیاں دی جائیں گی۔ (اصبہانی)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے عالی احکامات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

بقیہ: ام یحییٰؒ

(یعنی خوشگواری سے ساتھ کھاؤ پیو بسبب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں)

مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے نوجوانوں سے کہا: "جب تک تم مجھے اس خاتون کی حقیقت نہ بتلاؤ گے میں اس کھانے کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔"

نوجوانوں نے کہا:

"یہ ہماری والدہ ہیں اور ان کی پچھلے چالیس سال سے یہی کیفیت ہے۔ اس عرصے میں انہوں نے کوئی لفظ آیات کلام پاک کے سوا زبان سے نہیں نکالا۔ یہ پابندی انہوں نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکل جائے جس کی قیامت کے دن باز پرس ہو" میں نے کہا:

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ۝ واللہ ذو الفضل العظیم ۝ (الجمعہ۔۴)

(یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے)

یہ خاتون کون تھیں۔ ان کا نام کیا تھا اور کس قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں؟ اس کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کسی نے ان کی کنیت ام یحییٰ بیان کی ہے اور کسی نے ان کا نام رابعہ بصری لکھا ہے لیکن یہ سب قیاسی باتیں ہیں ان کا اصلی نام اور حسب و نسب اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

بمقام
جامع مسجد برمنگھم
180 ہائی وے
بیلگریو روڈ برمنگھم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

ساتویں عالمی ختم نبوۃ کانفرنس برمنگھم

مورخہ 16 اگست 1992ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی۔ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرۃ مولانا
خواجہ خان محمد
صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے

فون
071-737-8199